حرفِ آساں
ترجمہ اردو
گلزارِ دبستاں
مترجم
وکیل اشہر منشی ، کامل الٰہ آباد بورڈ
اشرفی پبلشرز
بلیماران ، دہلی

باسمہٖ تعالیٰ

جدید ترمیم شدہ

حرفِ آساں

ترجمہ اردو

گلزارِ دبستاں

مترجم

وکیل اشہر منشی کامل الہ آباد بورڈ

ایم۔ اے (فارسی)

ناشر

فخر العبید اعظمی

قیمت 35/-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان فقروں میں اضافت کی ترکیبوں کو دیکھو اور خیال کرو

آبِ زر۔ کفِ دست۔ دلِ من۔ سرِ وے۔ رگِ پا۔ سُمِ خر۔ دمِ آب۔
مضاف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ

سونے کا پانی، ہاتھ کی ہتھیلی، میرا دل، اس کا سر، پاؤں کی رگ، گدھے کا کھر، پانی کا گھونٹ

حل لغات:- ۱ پانی ۲ سونا ۳ ہتھیلی ۴ ہاتھ ۵ گھونٹ ۶ پانی۔

صفت موصوف کی ترکیبوں کو دیکھو اور خیال کرو

شیرِ نر۔ اسپِ چابک۔ خطِ خوب۔ نانِ گرم۔ آبِ خُنک۔ رنگِ شوخ۔ رختِ کہنہ۔ کلاہِ نو
موصوف صفت۔ موصوف صفت۔ موصوف صفت۔ موصوف صفت۔ موصوف صفت۔ موصوف صفت۔ موصوف صفت۔ موصوف صفت۔

نر شیر، تیز رفتار گھوڑا، اچھا خط، گرم روٹی۔ ٹھنڈا پانی، شوخ رنگ، پرانا اسباب (سامان)، نئی ٹوپی

حل لغات:- ۱ گھوڑا ۲ تیز ۳ اچھا ۴ روٹی خمیری ۵ ٹھنڈا ۶ سامان ۷ ٹوپی ۸ نئی۔

اور دیکھو یہ صفتیں مرکب ہیں

گلِ خوش رنگ۔ آوازِ دلکش۔ کتابِ خوشخط۔ پیرِ خمیدہ کمر۔ زنِ خوب رُو۔ طفلِ نوخیز
موصوف صفت، موصوف صفت، موصوف صفت، موصوف صفت، موصوف صفت، موصوف صفت

اچھے رنگ کا پھول، دل کو کھینچنے والی آواز، اچھے خط کی کتاب، جھکی ہوئی کمر کا بوڑھا، خوبصورت چہرے کی عورت، نئی جوانی کا لڑکا

دیکھو خبری ترکیبیں ہیں انکے واحد اور جمع پر خیال کرو

احمد ذہین است، ہمہ خوب اند۔ محمود غبی است۔ کارد کند است۔ دلہا خوش اند۔ چاقو تیز است

احمد ذہین ہے، ہم سب اچھے ہیں، محمود کند ذہن ہے، چھری کھنڈی ہے، دل خوش ہیں، چاقو تیز ہے
یعنی اس کی دھار خراب ہے

حل لغات:- ۱ کند ذہن، ۲ چھری ۳ کھنڈی

ضمیروں کی ترکیب کی خبری حالت پر اور اس کے واحد اور جمع پر خیال کرو

او ہست۔ آنہا ہستند۔ تو ہستی۔ شما ہستید۔ من ہستم۔ ما ہستیم
وہ ہے، وہ سب ہیں۔ تو ہے۔ تم ہو۔ میں ہوں۔ ہم ہیں۔

ضمیروں کی اضافت کی حالت دیکھو

خرِ او بود۔ خرِ آنہا بود۔ کتابِ تو کجاست؟ خطِ شما خوب است۔ خطِ من بد نیست۔ سگِ ماست

اس کا گدھا تھا، ان کا گدھا تھا، تیری کتاب کہاں ہے؟ تمہارا خط اچھا ہے، میرا خط برا نہیں ہے، ہمارا کتا ہے۔

حل لغات:- ۱ گدھا ۲ کتا۔

پہلے جملہ میں خر کی اضافت ضمیر واحد غائب کی طرف ہے۔ دوسرے جملہ میں خر کی اضافت ضمیر جمع غائب کی طرف ہے اسی طرح ضمیر واحد حاضر اور جمع حاضر اور واحد متکلم اور جمع متکلم کی طرف اضافت ہے۔

ان کی فاعلی حالت پر غور کرو	او می گوید ۔ آنہا می روند ۔ تو چرا رفتی ۔ شما دیدید ۔ من دادم ۔ ما گرفتیم وہ کہتا ہے ، وہ جاتے ہیں ۔ تو کیوں گیا ، تم نے دیکھا ۔ میں نے دیا ، ہم نے لیا ۔

فاعل فعل فاعل فعل فاعل فعل فاعل فعل فاعل فعل فاعل فعل

ضمیر واحد غائب ، ضمیر جمع غائب ، ضمیر واحد حاضر ، ضمیر جمع حاضر ضمیر واحد متکلم ، ضمیر جمع متکلم

مفعول کی حالت دیکھو	اورا ۔ آنہا ۔ ترا ۔ شمارا ۔ مرا دید ۔ مارا داد اس کو ، ان کو ، تجھ کو ، تم کو ، مجھ کو دیکھا ، ہم کو دیا
یہ فعل لازم ہیں ۔ فاعل او فعلوں کے واحد اور جمع پر خیال کرو	احمد آمد ۔ ہمہ بودند ۔ احمد تو میروی ۔ شما کے میروید من می آیم ۔ ما نمی آئیم احمد آیا ۔ سب تھے ۔ کیا احمد تو جاتا ہے ۔ تم کب جاتے ہو میں آتا ہوں ہم نہیں آتے ہیں
یہ فعل متعدی ہیں فاعل کے ساتھ ان کے مفعول پر بھی خیال کرو	احمد خط نوشت ۔ ہمہ سلامش کردند ۔ تو درس[1] گرفتی ۔ شما کتابم دیدید احمد نے خط لکھا ، سب نے اس کو سلام کیا ، کیا تو نے سبق لیا ۔ کیا تو نے میری کتاب دیکھی

سگے[2] دیدم ۔ بطے[3] دیدم ۔
میں نے ایک کتا دیکھا ۔ ہم نے ایک بطخ دیکھی ۔

حل لغات :۔ [1] سبق [2] ایک کتا [3] ایک بطخ ۔

مختلف فعلوں کی گردانیں مشق کیلئے ان کے زمانوں پر خیال کرو	(۱) او مشق می کند ۔ آنہا زور می کنند ۔ تو چہ می کنی ؟ او بخانہ[1] نمی رود ۔ آنہا می روند وہ مشق کرتا ہے ۔ وے زور کرتے ہیں ۔ تو کیا کرتا ہے ؟ وہ گھر نہیں جاتا ہے ۔ وہ جاتے ہیں

آنہا شیر[2] می خورند ۔ تو بمدرسہ می روی ؟ شما کار[3] می کنید ؟ من کار می کنم ۔ ما مشق می کنیم
وہ دودھ پیتے ہیں ۔ کیا تو مدرسہ جاتا ہے ؟ کیا تم کام کرتے ہو ؟ میں کام کرتا ہوں ۔ ہم مشق کرتے ہیں ۔

حل لغات :۔ [1] گھر میں [2] دودھ [3] کام ۔ یہ سب حال ہیں ۔

(۲) او نان[1] نمی خورد ۔ ما نشستہ بودیم ۔ تو خط نمی نویسی ۔ شما آب نمی خورید من درس میگیرم
وہ روٹی نہیں کھاتا ہے ۔ ہم بیٹھے تھے ۔ تو خط نہیں لکھتا ہے ۔ تم پانی نہیں پیتے ہو ۔ میں سبق لیتا ہوں

ما قلم نمی دہیم ۔ شما بازار نمی روید ۔ من بالا[2] می روم ۔ ما پائین[3] نمی رویم ۔
ہم قلم نہیں دیتے ۔ کیا تم بازار نہیں جاتے ہو ۔ میں اوپر جاتا ہوں ۔ ہم نیچے نہیں جاتے ہیں ۔

حل لغات :۔ [1] روٹی [2] اوپر [3] نیچے ۔

ماضی بعید کی مشق

(۳) اوگفتہ بود۔ آنہا گفتہ بودند، تو دیدہ بودی؟ شما خواندہ بودید؟
اس[1] نے کہا تھا، انھوں[2] نے کہا تھا، کیا تو نے[3] دیکھا تھا؟ کیا تم نے[4] پڑھا تھا؟
من نہ گرفتہ بودم، ما نشستہ بودیم
میں[5] نے نہیں لیا تھا، ہم[6] بیٹھے تھے۔

[1] صیغہ واحد غائب [2] صیغہ جمع غائب [3] صیغہ واحد حاضر [4] صیغہ جمع حاضر [5] صیغہ واحد متکلم [6] صیغہ جمع متکلم۔

(۴) او طلبیدہ است، آنہا شنیدہ اند؟ تو چیزے شنیدی؟ شما چہ شنیدید؟ من طلبیدم، ما نہ طلبیدیم
اس نے بلایا ہے، کیا انھوں نے سنا ہے؟ تو نے کچھ سنا؟ تم نے کیا سنا؟ میں نے بلایا، ہم نے نہیں بلایا
(۵) او راہ رفتن نمی تواند۔ آنہا کے رفتن می توانند؟ تو حالا نوشتن می توانی؟
وہ راستہ نہیں چل سکتا۔ وہ کب جا سکتے ہیں؟ تو اب لکھ سکتا ہے؟
شما خواندن می توانید؟ من ہنوز گفتن نمی توانم۔ ما نشستن نمی توانیم۔
کیا تم پڑھ سکتے ہو؟ میں ابھی تک نہیں کہہ سکتا ہوں۔ ہم بیٹھ نہیں سکتے۔

مشق کے لئے امر کے مختلف جملے

(۱) آب بیار۔ زود بیار۔ خم شو۔ پیش بیار۔ پس تر بنشیں۔ کتاب واکن
پانی لا۔ جلدی لا۔ ٹیڑھا ہو۔ آگے لا۔ پیچھے بیٹھ۔ کتاب کھول۔
ورق بگرداں۔ ایں را بخواں۔ ہجا کن۔ باز بخواں۔ از سر نو بخواں۔ بلند بخواں
ورق پلٹ۔ اس کو پڑھ۔ ہجے کر۔ پھر پڑھ۔ شروع سے پڑھ۔ زور سے پڑھ
حفظ کن، گوش کن۔ از یادت نرود۔ بس کن۔ بس کن۔
زبانی یاد کر یعنی حفظ کر، سن تو۔ تیری یاد سے نہ جائے۔ بس کر، بس کر،
(۲) محکم[1] بگیر۔ زود[2] بنویس۔ زود باش، زود برو، زود بیار۔ بگذار کہ برود۔
مضبوط پکڑ، جلدی لکھ۔ جلدی ہو جا، جلدی جا، جلدی لا۔ تو چھوڑ دے کہ چلا جائے
مگذار کہ نپرد۔ دستِ چپ برگرد۔ پس پس بیا۔ پیش پیش برو۔ دستِ راست بیں و بنویس
مت چھوڑ کہ اڑ نہ جائے، بایاں ہاتھ پھیر۔ پیچھے پیچھے آ، آگے آگے چل۔ داہنا ہاتھ دیکھ اور لکھ۔
پائے چپ بردار۔ آہستہ برو۔
بایاں پاؤں اٹھا، آہستہ چل۔

حل لغات:۔ [1] مضبوط [2] جلدی

(۳) پیش پیش شو۔ صبر کن۔ آرام بگیر۔ درون بیا۔ از خانہ برآ۔ قدرے آب بگیر۔ باز گو۔
آگے آگے ہو، صبر کر، آرام لے یعنی آرام کر، اندر آ، گھر سے باہر آ، تھوڑا پانی لے، پھر کہہ،
ہوش دار۔ ساعتے پس برو۔ ایں را بنویس۔ درست بنشیں۔ سر مشق پیش گیر۔ زود بنویس۔
ہوش رکھ، ایک گھنٹہ کے بعد جا، اس کو لکھ، ٹھیک بیٹھ، مشق کا قطعہ سامنے رکھ، جلدی لکھ،
حل لغات:۔ ۱ تھوڑا ۲ مشق کا قطعہ ۳ جلدی

چھوٹے چھوٹے جملے مشق کے لئے

(۱) اجازت ست؟ بیروں روم؟ آب بخورم؟ میروم و می آیم
کیا اجازت ہے؟ کیا باہر جاؤں میں؟ پانی پی لوں میں؟ میں جاتا ہوں اور آتا ہوں
او سیب می خورد۔ خط می نویسد۔ احمد کجا می روی۔ باش باش کہ می رسم
وہ سیب کھاتا ہے۔ خط لکھتا ہے۔ احمد تو کہاں جاتا ہے؟ ٹھہر ٹھہر کہ میں پہونچتا ہوں،
ساعتے آرام بگیر۔ احمد می رود۔ تو ہم برو۔
ایک گھڑی آرام کر، احمد جاتا ہے، تو بھی جا،
(۲) قلمت چہ شد؟ در قلمداں باشد۔ او حفظ می خواند۔ تو دیدہ می خوانی۔ ایں ہماں ست
تیرا قلم کیا ہوا؟ قلمدان میں ہوگا۔ وہ حفظ پڑھتا ہے۔ تو دیکھ کر پڑھتا ہے۔ یہ وہی ہے۔
آں مالِ شماست۔ ایں مالِ ماست۔ ہمہ آنجا ہستند۔ شب اینجا بودند۔ ہما وقت رفتند۔ یکے نماند۔
وہ مال تمہارا ہے۔ یہ مال ہمارا ہے۔ وہ سب اس جگہ ہیں۔ رات اس جگہ تھے۔ اس وقت چلے گئے۔ ایک نہ رہا
حل لغات:۔ ۱ حل لغات۔
(۳) ہیچ کس نرفتہ۔ او کیست؟ چہ کارہ است؟ ہمیں ست۔ خیر دیگر ست۔ نہ ایں ست نہ آں ست
کوئی آدمی نہیں گیا، وہ کون ہے؟ کس کا کام ہے؟ یہی ہے، نہیں اور ہے، نہ یہ ہے نہ وہ ہے
فردا می روم چہ حکم ست؟ ایں را می گیرم۔ عیب کہ ندارد۔ بگیر عیبے نیست۔ ہمہ اش ترا ست۔
میں کل جاتا ہوں کیا حکم ہے؟ میں اس کو لیتا ہوں، کوئی عیب تو نہیں رکھتا، لے لے کوئی عیب نہیں ہے، اس کا سب تیرے لئے ہے
حل لغات:۔ ۱ کس کام کا۔
(۴) خیلے بلند ست۔ احمد کجا ماندہ؟ پس پس می آید۔ بکسے حرف می زند۔ گاہ گاہ می روم۔
احمد بہت اونچا ہے، احمد کہاں رہ گیا؟ پیچھے پیچھے آتا ہے، کس سے بات کرتا ہے، میں کبھی کبھی جاتا ہوں

چنیں است یا چناں ؟ بما بدہید ۔ دیگر ندارم ۔ بخدا کہ ندارم ۔ خیر من ہم نمی خواہم ۔
ایسا ہے یا ویسا ؟ ہم کو دو تم ۔ اور نہیں رکھتا ہوں، خدا کی قسم میں نہیں رکھتا ہوں ۔ نہیں میں بھی نہیں چاہتا ہوں
بکار ندارم ۔ ایں چہ می خواند ؟
مجھے نہیں چاہیئے میرے کس کام کا ہے ۔ یہ کیا پڑھتا ہے ؟

حل لغات: ۱ بہت ۲ پیچھے ۳ بات کرنا ۴ خدا کی قسم ۔

(۵) اینجا کہ می ماند ؟ او احمق ست ۔ عجب احمقے ست ۔ عجب بے عقل ست ۔ سخت بے عقل ست ۔ عجب بے کمالیست
اس جگہ کون رہتا ہے ؟ وہ بیوقوف ہے ، عجب بے عقل ہے ، بہت بے عقل ہے ، عجب بے کمال ہے
بالا بود ۔ بزمیں افتاد ۔ سرش بسنگ خورد ۔ استخوانش ریز ریز شد ۔ ایں سیاہ ست یا کبود ؟ ایں گلنارست یا نارنجی
اوپر تھا ، زمین پر گر پڑا ، اس کا سر پتھر سے لگا ، اسکی ہڈی ریزہ ریزہ ہو گئی ، یہ کالا ہے یا نیلا ؟ یہ انار کے پھول کا رنگ ہے یا نارنگی کا

ضمیریں اور ان کی مختلف ترکیبیں مشق کے لئے

(۱) پیش او ہست ؟ او دارد ؟ او سگے دارد ؟ پیشِ شاں ہست
کیا اس کے پاس ہے ؟ وہ رکھتا ہے ؟ وہ ایک کتا رکھتا ہے ؟ ان کے پاس ہے
آنہا دارند ۔ آنہا گربہ دارند پیشت ہست ؟ اسپ داری ؟ پیشت اسپے ہست
وہ رکھتے ہیں ۔ وہ بلی رکھتے ہیں ، کیا تیرے پاس ہے ؟ کیا تو گھوڑا رکھتا ہے ؟ تیرے پاس گھوڑا ہے
پیشِ شما ہست ؟ پیشِ شما خروسے ہست ؟ شما سگ دارید ؟ پیشِ من ہست ۔ کاردِ او پیشِ من ست
کیا تمہارے پاس ہے ؟ تمہارے پاس کوئی مرغا ہے ؟ کیا تم کتا رکھتے ہو ؟ میرے پاس ہے ۔ اس کی چھری میرے پاس ہے
بندہ کارد دارم ۔ پیشِ ما ہست ۔ پیشِ ما شتر است ۔ ما داریم ۔ ما شتر داریم ۔
میں چھری رکھتا ہوں ، ہمارے پاس ہے ، ہمارے پاس اونٹ ہے ۔ ہم رکھتے ہیں ، ہم اونٹ رکھتے ہیں ۔

حل لغات: ۱ ایک کتا ۲ بلی ۳ گھوڑا ۴ کوئی مرغا ۔

(۲) خروسِ من پیشِ تست ؟ پیشِ من نیست ۔ پیش بندہ نیست ۔ یابوئے من پیش شماست
میرا مرغا تیرے پاس ہے ؟ میرے پاس نہیں ہے ۔ بندہ کے پاس نہیں ہے ۔ میرا ٹٹو کیا تمہارے پاس ہے
پیش ما نیست ۔ ما نداریم ۔ خرِ من پیشِ اوست ۔ خرِ من پیش اونیست ۔ او ندارد ۔
ہمارے پاس نہیں ہے ، ہم نہیں رکھتے ہیں ، میرا گدھا اس کے پاس ہے ، میرا گدھا اسکے پاس نہیں ہے ، وہ نہیں رکھتا ہے ۔
قیچیِ شما پیش من است ۔ پیش اونیست ۔ او ندارد ۔ کلاہِ شما پیش آنہاست ؟ خیر پیش آنہا نیست ۔
تمہاری قینچی میرے پاس ہے ، اس کے پاس نہیں ہے ، وہ نہیں رکھتا ہے ، کیا تمہاری ٹوپی انکے پاس ہے ؟ خیر انکے پاس نہیں ہے

آنہا نہ دارند - (وہ نہیں رکھتے ہیں) {حل لغات:- ۱ ٹوٹہ ۲ گدھا ۳ چھڑی ۴ ٹوپی ۵ اچھا }

(۳) کلاہت پیشِ شان ہست - خیر پیشِ شان نیست - پیشِ آنہا نیست - کتابت پیشِ ماست
کیا تیری ٹوپی ان کے پاس ہے - نہیں ان کے پاس نہیں ہے، ان لوگوں کے پاس نہیں ہے، کیا تیری کتاب ہمارے پاس ہے

خیر پیشِ شما نباشد - پیشِ آنہا نباشد - قلم ما پیشِ شان ست پیشِ آنہا نیست - پیشِ خودت باشد -
نہیں تمھارے پاس نہ ہوگی، ان کے پاس نہ ہوگی، ہمارا قلم ان کے پاس ہے، ان کے پاس نہیں ہے، تیرے پاس ہوگا۔

چاقوئے شان پیشِ تو نیست - پیشِ ماکے دیدید - پلسل آنہا پیشِ ماست پیشِ شما کجا باشد - پیشِ شان خود باشد
ان کا چاقو تیرے پاس تو نہیں ہے تم نے ہمارے پاس کب دیکھا، ان کی پنسل ہمارے پاس ہے، تمھارے پاس کہاں ہوگی، خود ان کے پاس ہوگی۔

حل لغات:- ۱ ٹوپی ۲ تیری ۳ اچھی ۴ تیری کتاب ۵ چاقو ۶ پاس، نزدیک ۷ کب ۸ کہاں، کس جگہ

(۴) پیشِ من بود - من داشتم - بندہ داشتم - پیشت بود - تو داشتی پیشش بود - او داشت -
میرے پاس تھا، میں نے رکھا، بندہ نے رکھا، تیرے پاس تھا - تونے رکھا، اس کے پاس تھا، اس نے رکھا۔

پیشِ ما بود - ما داشتیم - پیشِ شما بود - شما داشتید - پیشِ شاں بود - آنہا داشتند -
ہمارے پاس تھا، ہم نے رکھا، تمھارے پاس تھا تم نے رکھا، ان کے پاس تھا، انھوں نے رکھا،

حل لغات:- ۱ پاس، نزدیک۔

(۵) من نہ داشتم - بندہ نہ داشتم - تو نہ داشتی - ما نداشتیم - شما نداشتید - آنہا نداشتند - او نداشت -
میں نے نہیں رکھا، بندہ نے نہیں رکھا، تونے نہیں رکھا، ہم نے نہیں رکھا، تم نے نہیں رکھا، انھوں نے نہیں رکھا، اس نے نہیں رکھا

(۶) پیشِ من نبود - پیشت نبود - پیشش نبود - پیشِ ما نبود - پیشِ شما نبود - پیشِ شان نبود -
میرے پاس نہ تھا، تیرے پاس نہ تھا، اس کے پاس نہ تھا، ہمارے پاس نہ تھا، تمھارے پاس نہ تھا، ان کے پاس نہ تھا،

دیکھو ہر قسم کی چیز کے لئے اور آدمی کے لئے اور وقت کیلئے کن کن لفظوں سے پوچھتے ہیں

(۱) ایں کیست ؟ کدام کس ست ؟ چہ کارہ است ؟ بہ بغلت چیست ؟ ایں از کیست ؟ بدست چہ داری
یہ کون ہے ؟ کون آدمی ہے ؟ کس کا کام ہے ؟ تیرے بغل میں کیا ہے ؟ یہ چیز کس کی ہے ؟ ہاتھ میں کیا رکھتا ہے (یعنی تیرے ہاتھ میں کیا ہے)

چہ قدر ست ؟ دواتم پیش کہ بود ؟ ایں چہ قدر باشد ؟ کہ دادہ است بشما ؟ ایں چیست ؟
کس قدر ہے ؟ میری دوات کس کے پاس تھی ؟ یہ کس قدر ہوگا ؟ تم کو کس نے دیا ؟ یہ کیا ہے ؟

حل لغات:- ۱ کون آدمی ۲ مقدار ۳

(۲) کدام کس بشما دادہ است؟ سیب از کجا یافتی؟ بہی[1] از کیست؟ کتابم پیش کیست؟ تصویرہا[2]

کس آدمی نے تم کو دیا ہے؟ تو نے سیب کہاں سے پایا؟ بہی کس کی ہے؟ میری کتاب کس کے پاس ہے؟ تصویریں

از کجا بہم رسیدند؟ شما کدامش می خواہید؟ کدام یکے بہ احمد بدہم؟ احمد چرا ایں جا نمی آید۔

کہاں سے ملیں؟ تم کون سی چاہتے ہو؟ کون سی ایک احمد کو دوں؟ احمد اس جگہ کیوں نہیں آتا۔

حل لغات:- [1] ایک پھل [2] جمع تصویر۔

(۳) اکنوں[1] چہ گونہ[2] است؟ کے[3] می آید؟ خانہ[4] محمود کجاست؟ بکدام محلہ نشیند؟ ساعت چند زدہ؟

اب کیسا ہے؟ کب آتا ہے؟ محمود کا گھر کہاں ہے؟ کون سے محلے میں اٹھتا بیٹھتا ہے؟ کون سا گھنٹہ بج گیا

چند ساعت[5] روز برآمدہ؟ شب[6] چہ قدر گذشتہ؟ کتاب بچند گرفتی؟ بنظرِ شما مالِ چند ست؟ امروز[7] چندم[8] ماہ ست؟

کتنے گھڑی دن نکل آیا؟ رات کس قدر گذری؟ تو نے کتاب کتنے میں لی؟ تمھاری نظر میں کتنے کا مال ہے؟ آج مہینے کی کونسی تاریخ ہے؟

حل لغات:- [1] اب [2] کیسا [3] کب [4] گھر [5] گھنٹہ گھڑی [6] رات [7] آج [8] کون سی [9] چاند۔

متفرق جملے مشق کیلئے

بیائید۔ بنشینید۔ سخنے[1] دارم بشما۔ در قفس[2] چیست؟ عجب مرغ خوش الحان[3] ست

تم آؤ، تم بیٹھو، تم سے ایک بات کرنی ہے، پنجرہ میں کیا ہے، عجیب اچھی آواز کا پرندہ ہے

پوستینے[4] می خواہم۔ از کجا بدست[5] آید؟ تلاش می کنم، پیدا می شود۔ تمام روز گشتم۔ دوتا یافتم۔

ایک پوستین چاہتا ہوں، کہاں سے حاصل ہوئے؟ میں تلاش کرتا ہوں (یعنی ڈھونڈتا ہوں) پیدا ہوتا ہے یعنی مل جاتا ہے۔ پورے دن گھوما صرف دو پائے

لباسِ شما چرک[6] شدہ۔ امروز تبدیل می کنم۔ ہنوز گازر[7] نیاوردہ است۔ پیراہنِ شما نجس شدہ۔ حالا بہ آب می کشم

تمھارا لباس میلا ہو گیا ہے، آج بدلتا ہوں، ابھی تک دھوبی کپڑے نہیں لایا، تمھارا قمیص ناپاک ہوگا، ابھی کھنگال ڈالوں گا۔

حل لغات:- [1] ایک بات [2] پنجرہ [3] خوش آواز [4] جانور کی کھال کا لباس بنتا ہے [5] حاصل ہونا [6] میلا [7] اب تک [8] دھوبی

(۲) ہر صبح بہ آرک[1] طنبور[2] می زند۔ گاؤ را دیدید، شاخ[3] ندارد۔ ایں سنگ چہ قدر سنگین باشد؟

ہر صبح قلعہ میں باجہ بجاتے ہیں، گائے کو دیکھا تم نے سینگ نہیں، یہ پتھر کس قدر وزنی ہوگا؟

زنجیر ساعت[5] بہ بینم۔ چند حلقہ دارد؟ قیمت ایں فیروزہ چہ باشد؟ فقیرے براستادہ است۔ بگو ما ہم

تیری گھڑی کی زنجیر دیکھوں میں، کتنے حلقے رکھتی ہے؟ اس فیروزہ کی قیمت کیا ہو گی؟ ایک فقیر دروازے پر کھڑا ہے، تو اس سے

مہماں ہستیم۔ خانہ خانۂ ما نیست۔ بگو بدر وازہ بنشینید۔

کہہ دے کہ ہم بھی مہمان ہیں، گھر ہمارا نہیں ہے، تو کہہ دے کہ وہ دروازے پر بیٹھے۔

حل لغات:- [1] قلعہ [2] نام باجہ [3] بیل، گائے [4] سینگ [5] گھڑی

(۳) کارِ خود را بہ انجام رسیدی؟ زود بیار ۔ چابک بیار ۔ اگر دیر می کنی کار از دست می رود
اپنا کام انجام کو پہونچایا تونے؟ جلدی لا، تیزی سے لا، اگر تو دیر کرتا ہے کام ہاتھ سے جاتا ہے۔
اگر زود تر نمی کنی کار از تو می گیرم ۔ آوازم کہ شنیدند ہمہ ترسیدند ۔ بارے سخنم گوش کردند۔
اگر بہت جلدی نہ کرے گا کام تجھ سے لیلونگا، میری آواز کہ انہوں نے سنی سب ڈر گئے، ایک بار انھوں نے میرا کلام سنا،
ہمہ شان باہمد گر آزردگی دارند ۔ خدا از دشمنم نگہ داشت ۔
وہ سب ایک دوسرے سے رنجیدگی رکھتے ہیں، خدا نے مجھ کو دشمن سے محفوظ رکھا،

(۴) چرا بگریزم؟ بالے نیست ۔ من بلند بالا ہستم ۔ شما پست قامت ہستید ۔ او میانہ قد ست
کیوں بھاگوں میں؟ کوئی ڈر نہیں ہے، میں بہت لانبے قد کا ہوں، تم چھوٹے قد کے ہو، وہ درمیانہ قد کا ہے،
ریشش چہ قدر دراز ست ۔ عجب ریشِ[۱] درازے دارد ۔ کفشِ[۲] خودم گم کردم ۔ نارنج[۳] از کجا آوردید؟
اس کی داڑھی کس قدر لمبی ہے، عجیب لمبی داڑھی رکھتا ہے، میں نے اپنا جوتہ کھو دیا، تم نارنگی کہاں سے لائے
بما بدہید ۔ ہمیں یک دانہ است ۔ دیگر نہ دارم ۔ بخدا کہ ندارم ۔} حل لغات:۔ [۱] داڑھی [۲] جوتہ [۳] نارنگی
تم ہم کو دو، یہی ایک دانہ ہے، اور نہیں رکھتا ہوں، خدا کی قسم میں نہیں رکھتا ہوں،}

(۵) بندہ امروز بہ لشکر رفتہ بودم ۔ راہ غلط کردم ۔ بسیار سرگرداں شدم ۔ شما بخانہ رفتہ بودید؟
میں آج لشکر[۱] میں گیا تھا ۔ راستہ بھول گیا ۔ بہت حیران و پریشان ہوا، تم گھر گئے تھے؟
ایں شہر از علاقۂ پنجاب ست ۔ کیست کہ بزمیں افتادہ؟ بیچارہ حمال[۲] ست ۔ بسیار خستہ شدہ
یہ شہر پنجاب کے علاقہ میں ہے، کون ہے جو زمین پر پڑا ہوا ہے؟ بیچارہ پلیدار ہے بیچارہ قلی ہے، بہت تھک گیا۔
بارش خیلے گراں بود ۔ از پست انداختہ بسایۂ درخت آرام میگیرد ۔} حل لغات [۱] چھاؤنی [۲] بوجھ اٹھانیوالا
اس کا بوجھ بہت بھاری تھا، کمر سے پھینک کر درخت کے سایہ میں آرام کرتا ہے،}

(۶) احمد روزنامچہ[۱] اش آوردہ بود ۔ حساب خود فیصل کردم ۔ دہ روپیہ بذمہ شما نوشتہ ۔ ہنوز
احمد اپنا روزنامچہ لایا تھا، میں نے اپنا حساب صاف کیا، دس روپے تمھارے ذمہ بھی لکھ دیئے، ابھی تک
بست روپیہ بذمہ دارم ۔ بدہندہ[۲] آدم ست ۔ خیر من ہم بدبگیر ہستم ۔ صبح زود می روم ۔ سر راہش می گیرم
بیس روپیہ میں اس پہ رکھتا ہوں، نادہند آدمی ہے، خیر میں بھی سختی سے وصول کرنیوالا ہوں، صبح جلد جاتا ہوں، راستہ میں اسکو پکڑ لیتا ہوں،
بندہ با ایں کارہا غرض ندارم ۔ } حل لغات:۔ [۱] وہ کاپی جس میں روزانہ آمد و خرچ لکھا جاتا ہے [۲] نادہند
میں ان کاموں سے واسطہ نہیں رکھتا ہوں،

(۷) ملا فرقان خود را خراب کرد۔ بعیش و عشرت افتاد۔ تمام مالش برباد داد۔ اکنوں غیر از حسرت
ملا فرقان نے اپنے کو برباد کیا، عیش و عشرت میں پڑ گیا، اپنا سب مال برباد کر دیا، اب افسوس کے سوا
چارہ چیست۔ روزے زنجیر خانہ می رود۔ پیشِ خدمت شما کجاست؟ بازار رفتہ۔ ہمپائے آغا
کیا علاج ہے، ایک دن جیل خانہ جاتا ہے، تمھارا نوکر کہاں ہے؟ بازار گیا، آغا کے ساتھ
رفتہ۔ پے کارے رفتہ درونِ خانہ است۔ خانہ را صفا می دہد۔ مگر ایں برادرے دارد۔ }
گیا، ایک کام کی غرض سے گیا، گھر میں ہے، گھر کو صاف کرتا ہے، مگر یہ ایک بھائی رکھتا ہے }
حل لغات
۱؎ نوکر، ۲؎ صفائی
(۸) خود شما چنیں کارہا چرا می کنید؟ پیش خدمتِ ما سلیقہ ندارد۔ برادرِ شما چہ می کند۔ غذا می خورد
تم خود ایسے کام کیوں کرتے ہو؟ ہمارا نوکر سلیقہ نہیں رکھتا، تمھارا بھائی کیا کرتا ہے، غذا کھاتا ہے
می آید۔ چہ می خوانید؟ ہماں کتاب دیروزہ است۔ برادرِ شما چہ می خواند؟ ہمیں می خواند۔
اور آتا ہے، تم کیا پڑھتے ہو؟ وہی کل والی کتاب، تمھارا بھائی کیا پڑھتا ہے؟ یہی پڑھتا ہے،
ہر چہ او می خواند من می خوانم۔ می روید، اکنوں شما را کے می بینم؟ فردا۔ }
جو کچھ وہ پڑھتا ہے میں پڑھتا ہوں، تم جاتے ہو، اب تم کو کب دیکھوں گا؟ کل، }
حل لغات:- ۱؎ وہی ۲؎ کل والی
(۹) شما چرا می روید؟ چہ طور نہ روم؟ اگر نہ روم او می آید۔ اگر صورت ایں ست من ہم بروم۔
تم کیوں جاتے ہو؟ کس طرح نہ جاؤں؟ اگر نہ جاؤں وہ آتا ہے، اگر یہ صورت ہے میں بھی جاتا ہوں،
اگر ایں کارے کردی گوی از میداں ربودی۔ ہر چہ او می کند می کنم۔ آب می بارد۔ بیائید درون
اگر تو نے یہ کام کیا، میداں سے گیند لے گیا (یعنی سبقت لے گیا) جو کچھ وہ کرتا ہے میں کرتا ہوں، پانی برستا ہے، آؤ اندر بیٹھیں،
بنشینیم۔ پیشِ بندہ چرا می نشینید؟ ایں جا چرا نمی نشینید۔ پہلویم بنشید۔
بندہ کے پاس کیوں نہیں بیٹھتے؟ اس جگہ کیوں نہیں بیٹھتے ہو، میرے پہلو میں یعنی میرے پاس بیٹھو،
(۱۰) آغا ہر چہ کردید شما کردید۔ من ہم ہمیں فکر ہستم۔ ایں بسیار خوب ست۔ اگر نہ چنیں ست
آغا جو کچھ کیا تم نے کیا، میں بھی اسی فکر میں ہوں، یہ بہت اچھا ہے، اگر ایسا نہیں ہے
شما بفرمائید۔ خیر است؟ امروز متفکر بہ نظر می آیم۔ دلم ہم غمگین ست فکر چیست؟
تم فرماؤ، خیر تو ہے؟ آج فکر مند نظر آتا ہے تو، میرا دل بھی غمگین ہے کیا فکر ہے؟
فضلِ خدا است۔ شما ہیچ فکر نہ کنید۔ خاطر جمع باشید۔ بہ آرام بنشینید
خدا کا فضل ہے، تم کچھ فکر نہ کرو، دل مطمئن رکھو، یعنی اطمینان سے رہو، آرام سے بیٹھو،

دیکھو مختلف وقتوں کیلئے کیا کیا لفظ ہیں اور کیونکر بولے جاتے ہیں

(۱) من اوّل[1] بشما گفتہ بودم۔ پیش ہم گفتہ بودم۔ او پیشتر[2] بمن گفتہ بود۔ خیر آخر بچشم خود می بیند
میں نے تم سے پہلے کہا تھا، پہلے بھی کہا تھا، اس نے پہلے ہی مجھ سے کہا تھا، خیر اپنی آنکھ سے دیکھے گا
امسال[3] خیلے[4] گرانی[5] ست۔ سالِ گذشتہ این حال نہ بود۔ سالِ آئندہ ارزانی[6] می شود۔ دیروز[7] او را دیدم
اس سال بہت مہنگائی ہے، گذشتہ سال یہ حال نہ تھا، آئندہ سال سستا ہو جائے گا، کل میں نے اس کو دیکھا،
پریروز[8] خودش اینجا بود۔ پری پریروز[9] خبر ندارم۔ امروز[10] ہلال خواہد برآمد۔
پرسوں وہ خود یہاں تھا، نرسوں کی خبر نہیں رکھتا ہوں، آج چاند نکلے گا،

حل لغات:۔ [1] پہلا [2] پہلے [3] اس سال [4] بہت [5] مہنگائی [6] سستا [7] گذری ہوئی کل [8] پرسوں [9] نرسوں [10] آج

(۲) اکنون[1] شبِ ماہ[2] است۔ فردا[3] دعوتِ شما است۔ فردا کہ فرصت نہ دارد۔ فرصتم نیست۔
اب چاندرات ہے، کل تمہاری دعوت ہے، کل کون فرصت رکھے، مجھے فرصت نہیں ہے،
پس[4] فردا یا پسِ پس[5] فردا۔ دی شب نیامدید۔ پری شب ہم[6] غائب بودید۔ امشب ہمیں جا باشید۔
پرسوں یا نرسو، کل رات نہیں آئے، پرسوں رات بھی غائب تھے، آج رات اسی جگہ رہو،
خیر، فردا شب می آئیم۔ پاسی از شب گذشتہ بود۔ پارۂ از شب باقی بود۔ نیم شب بر آسمان روشنی چہ بود
اچھا، کل رات آؤں گا، تین حصہ رات کا گذرا ہوگا، ایک حصہ رات کا باقی ہوگا، آدھی رات میں آسمان پر کیسی روشنی تھی،
بلے شہابیہ باشد۔
ہاں ستارہ ہوگا،

حل لغات:۔ [1] اب [2] چاندرات [3] آئندہ کل [4] پرسوں [5] نرسوں [6] بھی

(۳) امروز تعطیل[1] ست۔ بیائید سیر باغ کنیم۔ این قدر فرصتم کو؟ صباح زود بروید۔ پایاں روز پس بیائیذ
آج چھٹی ہے، آؤ باغ کی سیر کریں، اس قدر فرصت مجھ کو کہاں ہے؟ صبح جلدی جاؤ، تیسرے پہر آؤ،
شام خانہ می رسم۔ احمد این جا کے می آید؟ گاہ گاہ می آید۔ اینک این جا بود۔ ساعتے پیش از شما رفتہ
شام کو گھر پہونچتا ہوں، احمد اس جگہ کب آتا ہے؟ کبھی کبھی آتا ہے، ابھی یہیں تھا، تم سے ایک گھنٹہ پہلے گیا،
صبح و شام می آید۔ ہنوز نیامدہ۔ ساعتے پس بیائید۔
صبح و شام آتا ہے، ابھی تک نہیں گیا، ایک گھنٹہ بعد آئے گا،

حل لغات:۔ [1] چھٹی،

(۴) اکنون ما می رویم۔ کے رفتن می توانید۔ حالا کے می گذاریم۔ بگذارید کہ بروم۔ باز می آیم۔
ہم جاتے ہیں، تم کب جا سکتے ہو، اب ہم کب چھوڑتے ہیں، چھوڑ دو کہ جاؤں، پھر آتا ہوں،

ہر گاہ شما می آئید من ہم می آیم۔ در زمستان قریب چاشت مدرسہ وا می شود۔ پایانِ رخصت می شود
جب تم آتے ہو میں بھی آتا ہوں، سردی میں دس بجے کے قریب مدرسہ کھلتا ہے، تیسرے پہر چھٹی ہوتی ہے،
وقتِ رخصت ساعتِ چہار ست۔ در تابستان صبح وا می شود کہ ساعتِ شش باشد۔ نیم روز رخصت
چھٹی کا وقت چار بجے ہے، گرمیوں میں صبح کھلتا ہے کہ چھ گھنٹہ کا ہوتا ہے (یعنی چھ بجے) دوپہر کو چھٹی
می شود۔ کہ ساعت دوازدہ است۔
ہو جاتی ہے، کہ بارہ بجتے ہیں،

مدرسہ اور مکتب کی گفتگو

(۱) برادر[۱] برخیز، آفتاب[۲] برآمد۔ برخیز کہ آفتاب بلند شد۔ وقتِ مکتب قریب ست
بھائی اٹھ کہ سورج نکل آیا، اٹھ کہ سورج اونچا ہوگیا، مدرسہ کا وقت قریب ہے،
آبِ گرم موجود ست۔ آفتابہ[۳] بگیر دست[۴] و رویت[۵] بشو۔ مو[۶] ہائے خود را شانہ کن۔ ناشتہ ہم حاضر ست۔
گرم پانی موجود ہے، لوٹا لو اور اپنا ہاتھ منہ دھو، اپنے بالوں میں کنگھی کرو، ناشتہ بھی حاضر ہے،
ناسپاتی کہ دادہ است بشما، نہار نخورید کہ رطوبت می آرد۔ چرا گریہ می کنی۔
ناسپاتی تم کو کس نے دی ہے؟ بغیر کچھ کھائے نہ کھاؤ کہ رطوبت لاتی ہے، تو کیوں روتا ہے،

حل لغات:- [۱] بھائی [۲] سورج [۳] لوٹا [۴] ہاتھ [۵] منہ [۶] بال [۷] کنگھی [۸] تری

(۲) لباس خود بپوش۔ کاہلی مکن۔ لباسِ تو کثیف[۱] شدہ۔ چرا تبدیل نمی کنی؟ بر دامنت داغ
تو اپنا لباس پہن، سستی نہ کر، تیرا لباس میلا ہوگیا، کیوں نہیں بدلتا ہے؟ تیرے دامن پر مٹی کا
گرد ست۔ بسرِ انگشت[۲] پاک کن۔ کتابِ تو کجاست؟ جزو داں چہ کردی؟ بگیر و بمکتب برو۔
داغ ہے، انگلی کے سرے سے صاف کر، تیری کتاب کہاں ہے؟ تو نے جزدان کو کیا کیا؟ لے اور مکتب میں جا،
امروز[۳] بمدرسہ نمی روی۔ بلے، روزِ آزادی ست۔ ساعت دہ نزدہ۔ ہنوز دیر ست بست لمحہ[۴] باقی۔
کیا آج مدرسہ نہیں جانا ہے، ہاں آج چھٹی کا دن ہے، دس کا گھنٹہ نہیں بجا، ابھی دیر ہے، بیس منٹ باقی ہیں،

حل لغات:- [۱] میلا [۲] انگلی کے سرے [۳] آج [۴] منٹ (جتنی دیر میں بجلی ایک بار چمکے مراد سکنڈ یا منٹ ہے)

(۳) کتابِ خود را خراب مکن۔ ببین[۱] دریدہ می رود۔ میانِ مقوی[۲] نگہدار۔ امروز نسبت بہر روز
اپنی کتاب خراب مت کر، دیکھ پھٹی جاتی ہے، جلد (پٹھوں) کے درمیان حفاظت کر، آج سب دن کی نسبت
دیر شدہ۔ زود بیائید کہ دیر می شود۔ خیر ہنوز وقت ست۔ عمارتے کہ پیشِ روئے شما ست ہمیں مدرسہ
دیر ہوگئی، جلدی آؤ کہ دیر ہوتی ہے، نہیں ابھی وقت ہے، جو عمارت کہ تمہارے منہ کے سامنے ہے یہی مدرسہ

آغا حسین! افتاں وخیزاں کجا می روی؟ باش باش کہ من ہم میرسم۔
آغا حسین تو گرتا پڑتا کہاں جاتا ہے؟ ٹھہر ٹھہر کہ میں بھی پہونچ رہا ہوں،
حل لغات:- ۱ امر حاضر ہے دیدن مصدر کا ۲ جلد، پیچھے ۳ مصدر نگہداشتن کا امر حاضر۔

(۴) جناب آغا! بندہ امروز بمکتب آمدم۔ کدام کتاب بخوانم۔ بخانہ پند نامہ می خواندم۔
جناب آغا! بندہ آج مکتب میں آیا، کون سی کتاب پڑھوں، گھر پر پند نامہ پڑھتا تھا،
در قواعد ہنوز چیزے نخواندہ ام۔ الفاظ باملا نوشتن می توانی۔ خیر نو آموزم۔ ہنوز
قواعد (گرامر) میں ابھی تک کچھ نہیں پڑھا، تو الفاظ املا میں لکھ سکتا ہے، نہیں ابھی نیا سیکھنے والا ہوں، ابھی
یاد نہ گرفتہ ام۔ از شفقتِ جناب قریب تر می آموزم۔ طوریکہ فرمائید بہ عمل آرم۔
تک میں نے نہیں سیکھا املا، جناب کی شفقت سے جلد ہی سیکھ لیتا ہوں، جو طریقہ آپ فرمائیں اس پر عمل کروں،
ایں الفاظ را رواں کن۔ ہمیں را مشق بنویس کہ املائے تو درست شود۔ بچشم۔
ان الفاظ کو رواں کر مشق کر، انہیں کو مشق میں لکھ کہ تیری املا ٹھیک ہو جائے۔ بہت اچھا منظور ہے،
حل لغات:- ۱ آج ۲ کون سی ۳ نام کتاب ۴ ابھی تک ۵ نیا سیکھنے والا ۶ مہربانی ۷ طریقہ

(۵) صبح زود برخیز۔ تا آفتاب برآید۔ از ضروریات فارغ باشی۔ لباس پاکیزہ بپوش۔ بر وقت خود را
صبح جلد اٹھ، جب تک سورج نکلے، ضروریات سے فارغ ہو تو، پاکیزہ لباس پہن، وقت پر اپنے کو
بمدرسہ برساں۔ چوں بمکتب درآئی آداب جائے نگہدار۔ چوں پیشِ استاد آئی سلام کن۔
مدرسہ پہونچا، جب تو مدرسہ میں داخل ہو جگہ کے آداب کا خیال رکھ، جب تو استاد کے سامنے آئے پہلے سلام کر،
جائے خود را بآرام بنشین۔ پیش و پس راست و چپ نظر مکن تا نشستہ باشی مؤدب بنشیں۔
اپنی جگہ سکون سے بیٹھ، آگے پیچھے، دائیں بائیں مت دیکھ، جب تک تو بیٹھا رہے ادب کے ساتھ بیٹھ،
حل لغات:- ۱ سورج ۲ جگہ ۳ آگے ۴ پیچھے ۵ داہنا ۶ بایاں ۷ ادب کے ساتھ،

(۶) چوں رخصت شوی خانہ برو۔ در راہ بازی مکن۔ خانہ کہ می رسی۔ بزرگاں را سلام کن۔
جب رخصت ہو تو سیدھا گھر جا، راستہ میں مت کھیل، جیسا کہ گھر پہونچے بڑوں کو سلام کر،
کتاب سرِ طاقچہ بگذار۔ دست و رو شستہ ہر چہ حاضر باشد قدرے بخور۔ ساعتے بیروں تفریح کن
کتاب طاق میں رکھ، ہاتھ منھ دھو کر جو کچھ حاضر ہو تھوڑا کھا لو، ایک ساعت (گھڑی گھنٹہ) باہر تفریح کر،
با طفلاں ہرزہ نگردی۔ پیش از شام خانہ بیا۔ ہر چہ بروز خواندی بازش بخواں۔ خواندن شب
آوارہ بچوں کے ساتھ نہ گھومے تو، شام سے پہلے گھر آ، جو کچھ دن میں تو نے پڑھا ہے اسکو رات کو پڑھ، رات کا پڑھنا

بر دل نقش می شود۔ بحرفہائے بد زبان آشنا مکن۔ مکتب جائے خواندن است۔ نہ جائے بیہودہ گفتن۔

دل پر نقش ہوجاتا ہے۔ بری باتوں سے زبان کو آشنا مت کر، مکتب پڑھنے کی جگہ ہے نہ بیہودہ باتیں کرنے کی،

حل لغات:۔ ۱ راستہ ۲ گھر ۳ بزرگ بڑوں ۴ ہاتھ ۵ منہ ۶ تفریح ۷ بیہودہ (آوارہ) ۸ پہلے ۹ گھر ۱۰ جمع حرف ۱۱ بری

(۷) احمد بیا۔ کتابِ خود بیار۔ بشنوم چہ خواندی؟ اگر یاد داری چرا نمی خوانی؟ محمود تو بگو۔

احمد آ، اپنی کتاب لا، میں سنوں تو نے کیا پڑھا؟ اگر یاد رکھتا ہے تو کیوں نہیں پڑھتا؟ محمود تو کہہ،

اگر میدانی چرا نمی گوئی؟ درست بخواں۔ غلط مکن آغا۔ در کتاب ہمیں نوشتہ۔ خیر کاتب غلط کردہ

اگر جانتا ہے تو تو کیوں نہیں کہتا ہے؟ ٹھیک پڑھ، آغا غلط نہ کر، کتاب میں یہی لکھا ہے، خیر کاتب نے غلط کر دیا،

قلم بگیر و درست کن۔ روئے ورق بگرداں۔ ہر چہ خوانی فہمیدہ بخواں۔ با آہستگی بخواں۔ طوطی وار

قلم لے اور ٹھیک کر، ورق پلٹ، جو کچھ پڑھے تو سمجھ کر پڑھ، تو آہستہ پڑھ، طوطے کی طرح

از بر کردن فائدہ ندارد۔ بہ مطلب رسیدن و الفاظ از بر کردن حاصل چیست؟ بخواں ہنوز رواں نہ شدہ۔

رٹ لینے سے کوئی فائدہ نہیں، مطلب نہ سمجھنے اور الفاظ یاد کر لینے سے کیا فائدہ ہے؟ پڑھ ابھی تک سبق رواں نہیں ہوا

حل لغات:۔ ۱ جناب لفظ تعظیم ۲ لکھنے والا ۳ ٹھیک ۴ رٹ لینا

(۸) چہ نام داری آغا زادہ۔ نامِ پدرِ شما چہ باشد؟ چہ کار می کنید؟ سوداگری۔ عمرِ شما چہ قدر باشد

صاحبزادہ تمہارا کیا نام ہے، تمہارے باپ کا کیا نام ہے؟ تم کیا کام کرتے ہو؟ تجارت، تمہاری عمر کس قدر ہو گی

چہار دہ سالہ۔ بکدام محلہ می نشیند؟ کلاہ بر سر درست بگذار۔ چرا کج گذاشتی؟ بنشیں و راست یاد کن

چودہ سال کی، کس محلہ میں بیٹھتا ہے؟ سر پر ٹوپی ٹھیک رکھ، ٹوپی ٹیڑھی کیوں رکھی ہے؟ بیٹھ اور ٹھیک سے یاد کر

پیش روئیم بنشیں۔ پشتِ سرم چرا نشستی؟ بیا! بہ پہلوئے احمد بنشیں۔ ہاشم را آواز دہ۔

میرے سامنے بیٹھ، تو میرے سر کے پیچھے کیوں بیٹھتا ہے؟ آ! اور احمد کے پہلو میں بیٹھ، ہاشم کو آواز دے،

دریں ماہ دو سہ روز غیر حاضر بود۔ آغا حسین ہم ہفت روز نبود۔ تا توانید شما غیر حاضر نباشید

اس مہینہ میں دو تین دن غیر حاضر رہا، آغا حسین بھی سات دن نہ تھا، جب تک ہو سکے غیر حاضر مت رہو۔

حل لغات:۔ ۱ باپ ۲ چودہ ۳ کونسا ۴ ٹوپی ۵ ٹیڑھی ۶ منہ ۷ بغل میں برابر میں ۸ اس مہینہ میں ۹ دو تین ۱۰ سات

(۹) وقتِ برخاست قریب ست۔ در ساعت چہار دہ لمحہ باقی ست۔ اجازت ہست می روم

چھٹی کا وقت قریب ہے، گھنٹہ میں چودہ منٹ باقی ہیں، کیا اجازت ہے میں جاتا ہوں

آب خوردہ می آیم۔ برو مشقِ خود بیا کہ بہ بینم۔ ایں از کیست؟ ایں نسبت بہ او بہتر ست

پانی پی کر آتا ہوں، جا اپنی مشق لا کہ میں دیکھوں، یہ کس کی ہے؟ یہ اس کی نسبت سے بہتر ہے۔

ایں سطر بہتر نوشتہ ۔ کرسی ایں اندک درست ترنشستہ ۔ ایں حرفِ شما بے قاعدہ ست ۔ سرِ مشق را
یہ سطر بہتر لکھی، اس کی کرسی کچھ زیادہ ٹھیک بیٹھ گئی، یہ تمھارا حرف بے قاعدہ ہے مشق کے قطعہ کو
دیدہ بنویس ۔ مرکب خیلے غلیظ ست ۔ حل لغات:۔ اٹھنے کا وقت (یعنی چھٹی کا وقت) چودہ پینے کا پانی
دیکھ کر لکھ، روشنائی بہت گاڑھی ہے تھوڑا مشق کا قطعہ جو استاد کا لکھا ہوا سے دیکھ کر لکھ روشنائی بہت
کاغذ آہار ندارد ۔ مرکب را می کشد ۔ بہ بینید مرکب ما چہ قدر روشن ست ۔ دواتِ شما آبگی نشت
کاغذ پر چکناہٹ نہیں ہے، روشنائی کو کھینچتا ہے، دیکھو ہماری روشنائی کس قدر روشن ہے، تمھاری دوات پھیکی ہے۔
ہمیں صفحہ را کہ خواندہٗ نقل بردار ۔ ایں طفل را چہ اشلاق می کنند؟ البتہ خطائے سرزدہ باشد
یہی صفحہ جو کہ تونے پڑھا ہے نقل کرے، اس لڑکے کو کیوں مارتے ہو کیوں سزا دیتے ہو؟ البتہ کوئی خطا ہوئی ہو گی،
درسِ خودش رواں نہ کردہ باشد ۔ از ہمیں ست کہ زیرِ چوبش می کشند ۔ احمد! کجا؟ بگذار کہ ہنوز
اس نے اپنا سبق یاد نہیں کیا ہو گا ۔ اسی وجہ سے لکڑی سے سزا دیتے ہیں، احمد تو کہاں؟ چھوڑ دے کہ
فرصت بازی ندارم ۔ احمد ساعتے ہم بخانہ نمی ماند ۔ کجا می رود ۔ خبر ندارم ۔
میں کھیلنے کی فرصت نہیں رکھتا ہوں، احمد ایک گھنٹہ بھی گھر نہیں رہتا ہے، کہاں جاتا ہے، میں خبر نہیں رکھتا ہوں،
حل لغات: چکناہٹ دوات پھیکی سزا دینا کوئی خطا سرزد ہوئی ہوگی، سبق جاری لکڑی کے نیچے کھیل
(۱۱) بخواں ایں چہ لفظ ست؟ ہجا کردہ بگو ۔ ایں فقرہ چہ معنی دارد؟ بندہ طفل ام چہ توانم گفت
پڑھ تو یہ کیا لفظ ہے؟ ہجا کر کے کہو، یہ فقرہ کیا معنی رکھتا ہے؟ میں بچہ ہوں کس طرح کہہ سکتا ہوں
ہنوز حرف شناس ہستم ۔ قدرے خواندہ ام ۔ رفیقت نیم صفحہ بخواند مگر شرمے نداری؟ سرِ جناب
ابھی تک صرف حرف پہچاننے والا ہوں، میں نے بہت کم پڑھا ہے، تیرے ساتھی نے آدھا صفحہ پڑھ لیا، شاید تو شرم نہیں کھاتا، جناب کا سر
سلامت ماند ۔ یک ماہ پس عرض می کنم ۔ احمد! تو می توانی ایں را بخوانی؟ بلے چرا نمی توانم ۔
سلامت رہے، ایک مہینہ بعد عرض کرونگا، احمد! تو اس کو پڑھ سکتا ہے؟ ہاں کیوں نہیں پڑھ سکتا ہوں
ایں لفظ ظلم ست ۔۔ آفریں آفریں کرسی بگیر و بنشیں ۔ حل لغات: بچہ حرف پہچاننے والا تھوڑا کچھ
یہ لفظ ظلم ہے، شاباش شاباش کرسی لے اور بیٹھ، ساتھی مراد ذات ہے ہاں جی شاباش،
(۲) احمد سعادت مند پسر یست ۔ سبق ہر روزہ اش یاد می کند ۔ اکنوں سوادش روشن شدہ ۔۔
احمد ایک سعادت مند لڑکا ہے، ہر دن کا سبق یاد کر لیتا ہے، اب اس کا ذہن روشن ہو گیا،
خیلے محنت کش ست ۔ باندک مدت استعداد بہم رسانیدہ ۔ بفارسی حرف زدن می توانی؟
بہت محنتی ہے، تھوڑی مدت میں لیاقت حاصل کر لی ہے، فارسی زبان میں بات کر سکتا ہے؟

قبلہ خیر چرا بفارسی حرف نمی زنی ؟ ربطی بزبان فارسی ندارم ۔ زبان فارسی خیلے دشوار است ۔
نہیں جناب ۔ فارسی میں کیوں نہیں بات کرسکتا، فارسی میں بات کرنے کی مشق نہیں رکھتا ہوں، فارسی زبان بہت مشکل ہے ،
لاکن عجب زبان شیرین ست ۔ شرم مکن ہر چہ توانی بفارسی حرف بزن ۔ ہمیں طور مشق می شود
لیکن عجیب میٹھی زبان ہے ۔ شرم مت کر جو کچھ بات کر سکے فارسی میں کر ۔ اسی طرح سے مشق ہو جاتی ہے ،
بیا بفارسی حرف زنیم ۔ ویک دست ترک ہندی گوییم ۔ حل لغات :۔ خوش نصیب ذہن بہت محنتی ،
آؤ فارسی میں گفتگو کریں ، اور ایک لخت یعنی ایک دم ہندی چھوڑ دیں { تھوڑی بات کرنا نہیں مشق بہت طریقہ ایک دم

بچوں کی فریادیں اور شکایتوں کی باتیں

۱) جناب آغا کاردم گم شد ۔ کجا گذاشتہ بودی ۔ در جزودام بود ۔
جناب آغا میرا چاقو گم ہو گیا ، تو نے کہاں چھوڑا تھا ، میرے جزدان (بستہ) میں تھا
احمد تو دیدی ؟ من چہ خبر ندارم ۔ دیگر کہ بر داز ینجا ؟ آخر دزد کہ نمی افتد اینجا ۔ جناب آغا ! ہاشم
احمد تو نے دیکھا ، میں خبر نہیں رکھتا ۔ اس جگہ سے اور کون لے گیا ؟ آخر اس جگہ کوئی چور تو نہیں آتا ۔ جناب آغا ! ہاشم
کتابم گرفتہ نمی دہد ۔ پیش من بیار ۔ ہاشم چرا بہ محمود منازعت کردی ؟ چرا ہمردم جنگ می کنی ؟
میری کتاب لے کر نہیں دیتا ۔ میرے پاس اسکو لاؤ ۔ ہاشم ! کیوں محمود سے تو نے جھگڑا کر لیا ؟ کیوں لوگوں سے لڑتا ہے ؟
آخر او چہ گفتہ بود بتو ؟ بسیار بیباک شدہ ۔ دیگر بار شکایتت بگوشم نہ رسد والا سخت گوشمالت می دہم
آخر اس نے مجھ کو کیا کہا تھا ؟ تو بہت نڈر ہو گیا ہے ۔ دوبارہ تیری شکایت کان میں نہ پہونچے ورنہ سخت سزا اسکو دونگا
حل لغات :۔ چھری ، چاقو کس جگہ کون چور لڑائی بے ڈر نڈر پھر دوبارہ مگر سزا
احمد ! چہ می کنی ؟ خاموش نمی مانی ۔ مگر نمی ترسی ؟ می بینم یک ساعت بآرام نمی نشینی ۔ دیگر بارہ آنجا نہ روی
احمد ! تو کیا کرتا ہے ؟ تو چپ نہیں رہتا ہے ، شاید تو نہیں ڈرتا ہے ؟ میں دیکھتا ہوں کہ ایک گھڑی آرام سے نہیں بیٹھتا ہے ، پھر دوبارہ
چرا خندہ می کنی ؟
اُس جگہ نہ جائے تو ، کیوں ہنستا ہے تو ؟ } حل لغات :۔ چپ آرام سے اُس جگہ ہنسنا ۔
خیلے گستاخ شدہ ۔ بسیار بے ادب ہستی ۔ بیک گوشہ آرام بنشیں ۔ بیا کہ ترا پیش اخوندت برم
بہت گستاخ ہو گیا ہے تو ۔ تو بہت بے ادب ہے ۔ ایک کونہ میں آرام سے بیٹھ ، آکہ تجھ کو تیرے استاد کے سامنے لیجاؤں
معاف کنید آغا ۔ باز چنیں حرکت نخواہم کرد ۔ چہ غوغا ست ؟ عجب بے تمیز بچہ ہا ہستند ۔
آغا معاف کرو ، پھر ایسی حرکت نہ کروں گا ، کیسا شور ہے کیا شور ہے ؟ عجیب بے تمیز بچے ہیں ۔
یکے کہ سزا یافت ۔ اکنوں ہمہ دم بخود نشستند ۔ چہ می گوئی ؟ سخنت بفہم نمی آید ۔ تلفظ خودت
ایک نے سزا پائی اب سب چپ بیٹھ گئے ، تو کیا کہتا ہے ؟ تیری بات میری سمجھ میں نہیں آتی ، اپنے لفظ

درست کن۔ مرکبؔ بر دامن از کجا ریختی؟ عجب پسرۂ کثیف ہستی۔ ہوش دار۔ باز ایں حرکت نہ کنی
ٹھیک کر، دامن پر روشنائی کہاں سے گرائی؟ عجب گندہ لڑکا ہے، تو ہوش رکھ، پھر یہ حرکت نہ کرے تو

بچہ ہا! چرا غوغا می کنید؟ بخدا کہ مغز سرم خوردید۔ احمد بار بار می پرسی۔ چرا یاد نمی داری
بچے لوگو! کیوں شور کرتے ہو؟ خدا کی قسم میرے سر کا مغز تم نے کھالیا۔ احمد تو بار بار پوچھتا ہے، کیوں یاد نہیں رکھتا ہے

ہر چہ می گویم بخاطر نگہدار۔ } حل لغات:۔ ۱ بے لیک ۲ استاد ۳ چپ ۴ تیری بات ۵ لفظ ادا کرنا ۶ روشنائی
جو کچھ کہتا ہوں دل میں محفوظ رکھ،) ۷ لڑکا ۸ میلا، گندہ ۹ شور ۱۰ خدا کی قسم ۱۱ صیغۂ واحد حاضر از پرسیدن۔

(۳) بالائے درخت چرا رفتی؟ پائیں بیا۔ زود تر فرود آئی۔ اگر پایت خطا می کند۔ استخوانت
تو درخت کے اوپر کیوں چڑھا؟ نیچے آ تو، جلدی سے نیچے آ تو، اگر تیرا پاؤں پھسل جاتا ہے، تیری ہڈی

ریزہ ریزہ می شود۔ بہاری رخصت می طلبد۔ پدر و مادرش می روند۔ او ہم می رود۔ حالا کجا ماند
ریزہ ریزہ ہوجائیگی، بہاری رخصت طلب کرتا ہے، اسکے ماں باپ جاتے ہیں، وہ بھی جاتا ہے، اب کہاں رہا

اینجا کہ پیش پدر و مادرش بود۔ آغا زادہ! چند تا برادر داری؟ پنج برادر ہستیم و یک خواہر۔
یہاں اپنے ماں باپ کے ساتھ تھا، صاحبزادہ! تو کتنے بھائی رکھتا ہے؟ ہم پانچ بھائی ہیں اور ایک بہن ہے

عم زادہ شما چند سالہ است؟ برادرت کدخدا شدہ؟ بلے خانۂ پدر زنش می ماند۔ خالم بدہلی ڈپٹی ست
تمہارے چچا کا لڑکا کتنے سال کا ہے؟ کیا تیرے بھائی کی شادی ہوگئی؟ ہاں سسرال میں رہتا ہے، میرا ماموں دہلی میں ڈپٹی ہے

حل لغات:۔ ۱ اوپر ۲ نیچے ۳ نیچے ۴ ہڈی ۵ چھٹی ۶ باپ ماں ۷ اب ۸ بھائی ۹ بہن ۱۰ چچا (عم زادہ)
چچیرا بھائی) ۱۱ شادی ہونا ۱۲ گھر ۱۳ سسرال ۱۴ خال (ماموں) خالم (میرا ماموں)

(۴) امروز احمد نیامدہ۔ گویند دیروز تپ کرد۔ گرم ست یا لرزہ نوبت ست یا ہر روزہ؟
آج احمد نہیں آیا، کہتے ہیں کل گذشتہ اسکو بخار ہوگیا، گرمی کا ہے یا باری کا لرزہ یعنی تیسرے دن کا یا ہر روز کا

گاہے عرق ہم می کند؟ می گویند اکنوں چیزے بہتر ست مگر ہنوز بالکل صحیح و سالم نہ شدہ۔
کبھی پسینہ بھی آتا ہے؟ کہتے ہیں اب کچھ بہتر ہے، مگر ابھی تک بالکل تندرست نہیں ہوا۔

تیمارش کہ می کند؟ پدرش می کند مگر بسیار متفکر ست ہیچ دوا نفعے نمی کند۔ علاج ڈاکٹر چرا نمی کنند
تیمار داری اسکی کون کرتا ہے؟ اس کا باپ کرتا ہے مگر باپ بہت فکرمند ہے، کوئی دوا ابھی تک فائدہ نہیں کر رہی ہے، ڈاکٹر کا علاج

مردم ہند از ڈاکٹر می ترسند۔ آخر چرا؟ فقط بے عقلی۔ نفعے کہ در علاج ڈاکٹر دیدم بہیچ علاج نہ دیدم
کیوں نہیں کرتا ہے، ہندوستان کے آدمی ڈاکٹر سے ڈرتے ہیں، آخر کیوں، فقط بیوقوفی، میں نے جو فائدہ ڈاکٹر کے علاج میں دیکھا کسی علاج میں
نہیں دیکھا،

دوا اندک و نفع بسیار۔ خیر خدا ایش شفا دہد۔
تھوڑی سی دوا اور بہت فائدہ۔ خیر خدا اس کو شفا دیوے۔
حل لغات: ۱ آج ۲ گذری ہوئی کل ۳ بخار ۴ باری کا لرزہ جو تیسرے دن آتا ہے۔ ۵ کبھی ۶ پسینہ ۔
۷ اس کی تیمارداری یعنی خبر گیری ۸ کیوں ۹ تھوڑی دوا ۱۰ بہت فائدہ ۔
(۵) احمد بر دست و پایت چند تا انگشت ست؟ می توانی بشماری؟ بلے می توانم۔ تا بست
احمد تیرے ہاتھ اور پیر میں کتنی انگلیاں ہیں؟ کیا تو شمار کر سکتا ہے؟ ہاں گن سکتا ہوں بیس تک
بشمار۔ بچشم۔ شصت دقیقہ یک ساعت ست۔ بست و چہار ساعت یک شبانہ روز۔
گن، منظور۔ بہت اچھا، ساٹھ منٹ کا ایک گھنٹہ ہوتا ہے، چوبیس گھنٹہ ایک دن ایک رات کا ہوتا ہے۔
یک ہفتہ ہفت روز۔ چار ہفتہ یک ماہ۔ دوازدہ ماہ شما یک سال۔
ایک ہفتہ سات دن کا، چار ہفتہ کا ایک مہینہ، تمہارے بارہ مہینہ کا ایک سال،
حل لغات: ۱ تیرے ہاتھ پاؤں میں ۲ کتنی ۳ انگلی ۴ بیس تک ۵ منٹ ۶ گھنٹہ ۷ ایک رات دن
۸ سات دن ۹ مہینہ ۱۰ بارہ ۔

دوست کی ملاقات

السلام علیکم و علیکم السلام۔ مزاجِ عالی؟ الحمد للہ۔ دعائے جانِ شما۔
تم پر سلامتی ہو۔ تم پر بھی سلامتی ہو۔ مزاج بزرگ کیسا ہے؟ خدا کا شکر ہے، تمہاری جان کی دعا
خوش آمدید۔ صفا آوردید بنشیند، مردم بخیر اند؟ کوچک و بزرگ بسلامت۔ بلے، ہمہ دعا می کنند
اچھے آئے، صفائی لائے بیٹھئے، لوگ خیریت سے ہیں؟ چھوٹے بڑے سلامتی سے ہیں، ہاں، سب دعا کرتے ہیں
بعد مدت تشریف آوردید؟ ایں قدر بے التفاقی؟ معاف دارید۔ چہ کنم! کارہائے دنیا نمی گذارند
تم مدت کے بعد تشریف لائے ہو؟ اس قدر بے توجہی؟ آغا معاف رکھو، میں کیا کروں! کہ دنیا کے کام نہیں چھوڑتے
ہم دولت خانہ را بلد نبودم۔ مزاج چہ طور ست؟ امروز درد سر دارم۔ آغا کمرم درد می کند۔
دولت خانہ بھی نہیں جانتا تھا میں، مزاج کیسا ہے؟ آج میرے سر میں درد ہے، آغا صاحب میری کمر درد کرتی ہے
نصیب اعدا۔ از کے؟ صبح کہ از رخت خواب برخاستم دیدم سرم درد می کند۔ از تکان ست۔
دشمنوں کا نصیب کب سے؟ صبح کو بستر سے اٹھا میں۔ میں نے دیکھا کہ میرے سر میں درد ہے، تھکن سے ہے۔
ساعتے خواب کنید، رفع می شود۔ امروز آغا احمد آمد۔ حیف کہ بخانہ نبودم۔ کدام خبر تازہ دارید
ایک گھنٹہ سو جا، دور ہو جائے گا، آج جناب احمد آیا، افسوس کہ میں گھر حاضر نہ تھا، کون سی تازہ خبر ہے

می گویند امروز دو تا کشتی غرق شد۔ کجا شنیدید۔ از بازار[19] فہمیدم وائے[20] برحالِ صاحب مال[21]۔
کہتے ہیں کہ آج دو عدد کشتی ڈوب گئی، تم نے کہاں سنا۔ بازار میں سنا، مال والے کے حال پر افسوس
بیچارہ چہ قدر[22] نقصان برداشتہ باشد؟ البتہ دہ دوازدہ[23] ہزار روپیہ باشد۔ اجازت ست؟
کہ بیچارہ نے کس قدر نقصان اٹھایا ہوگا؟ البتہ دس بارہ ہزار روپے کا نقصان ہوا ہوگا۔ کیا اجازت ہے؟
حالا رخصت[24] می شوم۔ چرا چرا ایں قدر زودی! بنشینید ساعتے حرف[25] زنیم و دل خوش کنیم۔
اب میں اجازت چاہتا ہوں، کیوں کیوں کس قدر جلدی! بیٹھو ایک گھڑی باتیں کریں اور دل خوش کریں،
خدمتِ شما کارے[26] ہم دارم۔ امرے[27] صلاح[28] طلب ست: خیر حالا[29] کہ وقت مدرسہ قریب ست
تمھاری خدمت میں ایک کام بھی رکھتا ہوں، ایک بات مشورہ طلب ہے، نہیں اب مدرسہ کا وقت قریب ہے،
باز کے تشریف می آرید؟ انشاء اللہ فردا[30] روز می رسم۔
پھر کب تشریف لاؤ گے؟ انشاء اللہ کل دن میں پہونچتا ہوں،

حل لغات:- [1] بلند و بزرگ [2] لوگ [3] چھوٹے [4] بڑے [5] ہاں [6] سب [7] اس قدر [8] بے توجہی [9] رکھو تم صیغہ جمع حاضر از مصدر داشتن [10] دنیا کے کام [11] کس طرح [12] آج [13] سامان [14] نیند [15] تھکن [16] دور [17] کوئی خبر [18] نئی رکھتے ہو [19] بازار میں [20] افسوس [21] مالدار [22] کس قدر [23] دس بارہ ہزار روپے [24] اجازت [25] باتیں کرنا [26] ایک کام [27] ایک بات [28] مشورہ طلب [29] اب [30] کل دن میں۔

ناواقف مسافر سے ملاقات

خوش آمدید۔ صفا آوردید۔ بنشینید۔ مزاجِ مقدس[1]۔ دعا۔
تم خوش آئے۔ صفا لائے۔ بیٹھو۔ مزاجِ پاک کیسا ہے، آپکی دعا ہے،
مزاج جناب؟ از کجا رسیدی[2]؟ از شیراز، چند[3] روز ست از شیراز[4] بر آمدید؟ سہ[5] ماہ۔ بکدام راہ[6]؟
جناب کا مزاج کیسا ہے؟ کہاں سے آئے ہو؟ شیراز سے، کتنے دن ہوئے کہ شیراز سے نکلے ہو؟ تین مہینے، کون سے راستہ سے آئے ہو
راہِ کابل[8]۔ چرا براہ دریا[9] نہ آمدید؟ راہ دریا خطر دارد۔ بجہاز دودی[10] وسعت نہ داشتم۔
کابل کے راستہ سے، سمندر کے راستہ سے کیوں نہیں آئے، دریا کا راستہ خطرہ رکھتا ہے، دخانی جہاز کی یعنی اسکا کرایہ ادا کرنے کی
آغا بملک شما راہ خشکی از دریا خطرناک ترست۔ کسانیکہ[11] می روند[12] سر بکف[13] می روند۔ کابل
مجھ میں گنجائش نہ تھی صاحب تمھارے ملک میں خشکی کا راستہ دریا کے راستے سے زیادہ خطرناک ہے، جو لوگ جاتے ہیں سر ہتھیلی پر لیکے جاتے ہیں۔ کابل شہر
ازیں جا یک ماہ راہ باشد؟ خیر کمتر[14] ست۔ از پشاور تا لاہور دہ روزہ راہ[15] ست۔
یہاں سے ایک مہینے کی مسافت سے ہوگا؟ بہت کم ہے، پشاور سے لاہور تک دس دن کا راستہ ہے،

اگر منزل بمنزل گیرید؟ و اگر سرِ ڈاک روید فقط سہ روز۔ بازار پشاور[16] تا کابل دوازدہ روز۔

اگر منزل بمنزل راستہ اختیار کرو یعنی چلو۔ اگر ڈاک سے جاؤ تم فقط تین دن کا راستہ ہے۔ پھر پشاور سے کابل تک ۱۲ دن کا راستہ ہے

این جا کجا منزل گرفتید[18] نزدیک سرائے[19] مکانے گرفتہ[20] ام۔ تنہا ہستید؟ عیال[21] ہمراہ[22] دارید؟

یہاں کہاں ٹھہرے ہو، سرائے کے نزدیک میں نے ایک مکان کرایہ پر لیا ہے۔ کیا تم تنہا ہو یا بال بچے ساتھ رکھتے ہو،

[23] چرا بغریب خانہ تشریف نیاوردید۔ این کیست[25] کہ ہمراہِ[26] شماست؟ رفیق[27] راہ[28] ست۔ چہ کارہ[29] ست؟

غریب خانہ پر تشریف کیوں نہیں لائے، یہ کون ہے جو تمہارے ساتھ ہے؟ راستہ کا ساتھی ہے، کس کام کا ہے؟

صفاہانی[30] ست۔ قنادی[31] می کند۔ بلے از نشست و برخاستش دریافتہ[32] بودم کہ اصلش

اصفہان کا باشندہ ہے، حلوائی کا کام کرتا ہے، جی ہاں اس کے اٹھنے بیٹھنے کے طریق سے میں نے معلوم کر لیا تھا کہ اسکی

ازخاکِ[33] صفاہان ست۔ ہندوستان عجب خاکِ دامنگیر[34] دارد۔ چہ جائیکہ آدم بنشیند

اصل اصفہان کی سرزمین ہے، ہندوستان عجیب دامن پکڑنے والی مٹی رکھتا ہے، جس جگہ کہ آدمی بیٹھ جائے،

گردل برنمی خیزد۔ سبحان اللہ ہندوستان جنت نشاں اگرچہ تابستانش[35] جہنم ست۔

پھر وہاں سے دل نہیں اٹھتا، سبحان اللہ ہندوستان جنت کا نمونہ ہے، اگرچہ اس کی گرمی دوزخ ہے،

مگر زمستانش[36] بر جگرِ کشمیر[37] داغ می نہد۔ امنے کہ دریں جاست بہ ہفت کشور[38] ندیدم۔

مگر اس کی سردی کشمیر کے جگر پر داغ رکھتی ہے، جو امن کہ اس جگہ ہے سات ولایتوں میں میں نے نہیں دیکھا۔

حل لغات:- [1] پاک [2] پہونچتے ہو صیغہ جمع حاضر مصدر رسیدن [3] کتنے [4] نام شہر [5] تین مہینے [6] کون [7] راستہ [8] ملک افغانستان کا دار السلطنت ہے [9] دریا، سمندر [10] دخانی [11] وہ لوگ [12] فعل حال ہے از مصدر رفتن [13] سر ہتھیلی پر [14] بہت کم [15] دس دن [16] نام شہر [17] اس جگہ [18] قیام کرنا [19] ایک مکان [20] میں نے لیا ہے [21] کنبہ بال بچے [22] ساتھ [23] کیوں [24] یہ [25] کون [26] راستہ کا شریک [27] ساتھی [28] راستہ [29] کس کام کا [30] اصفہان کا رہنے والا (اصفہان شہر کا نام ہے یہ شہر ایران کا پرانا دار السلطنت تھا) [31] حلوائی کا کام کرنے والا [32] میں نے پالیا [33] مٹی، مراد زمین [34] دامن پکڑنے والی [35] گرمی کا موسم یا گرمی [36] سردی کا موسم [37] ہند کے شمال میں ایک ریاست تھی اب اس کا کچھ حصہ ہند میں اور کچھ پاکستان میں ہے [38] سات ولایت۔

نوکروں سے ضروری باتیں	خانہ[1] آغا جعفر می دانی؟ این رقعہ[2] بدہ و صبر کن تا جوابے بدہند تو آغا جعفر کا گھر جانتا ہے؟ یہ پرچہ دے اور صبر کر یہانتک کہ وہ جواب دیں

اگر در خانہ نباشند پیشِ خدمت[۱] را بدہ و زود تر واپس بیا۔ روپیہ بگیر و پیسہ بیار۔ ہنوز صراف[۲]
اگر گھر میں نہ ہوں نوکر کو دیدینا، اور جلدی واپس آ۔ روپیہ لے اور پیسہ لا، ابھی تک صراف
دکان نہ کشادہ۔ چند[۳] پیسہ برآوردی؟ روپیہ قلب[۴] ست صراف نمی گیرد۔ خیر دیگر ببر۔
نے دکان نہیں کھولی، کتنے پیسے لایا تو؟ روپیہ کھوٹا ہے صراف نہیں لیتا، خیر دوسرا لے جا
کتاب روزنامچہ[۵] و قلمدان زیر کرسی بگذار۔ پیشِ خدمت شما چہ مواجب[۶] می گیرد۔ نان[۷] شش ماہ
روزنامچہ کی کتاب اور قلمدان کرسی کے نیچے رکھدے، تمہارا نوکر کیا تنخواہ لیتا ہے؟ روٹی اور چھ ماہ میں
رخت۔ ایں را پنج رو[۸]پیہ شہریہ[۹] می دہم۔ کفشِ[۱۰] مرا پاک کن۔ امروز صحن خانہ را کس جاروب
ایک بار کپڑے، اس کو پانچ روپیہ ماہوار میں دے رہا ہوں، میرے جوتے صاف کر، آج کسی نے گھر کے صحن میں جھاڑو
نہ کردہ۔ بیا ئید، فرش را بتکانید۔ برو سقہ را ہمراہ خود بیار۔ بگو آبِ[۱۳] تنک[۱۴] پاشد کہ زمیں شل[۱۵]
نہیں دیا۔ تم آؤ فرش کو جھاڑو، جا سقے کو اپنے ساتھ لا، سقے سے کہدے کہ وہ تھوڑا پانی چھڑکے تاکہ
نہ شود۔ دو پیسہ بہ حجام[۱۶] بدہ۔ پیسہ ندارم۔ سائیس[۱۷] را بگو کہ اسپِ[۱۸] عربی را زین کند۔ بگی[۱۹] بیارد۔
زمین زیادہ تر ہو جائے، دو پیسہ نائی کو دے، پیسہ نہیں رکھتا ہوں، سائیس کو کہہ کہ وہ عربی گھوڑے پر زین کس دے اور بگی لائے
امروز۔ بر اسپ[۲۰] سوار می شوم۔ بگو ساز انگریزی بہ بندد۔ اسپ[۲۱] ہائے ہندی بسیار[۲۲] سرکش می باشند
میں آج گھوڑے پر سوار ہوتا ہوں، تو سائیس سے کہدے کہ وہ انگریزی ساز اس پر باندھے، ہندی گھوڑے بہت سرکش
بریں اسپِ سمند[۲۳] روزے سوار شدم۔ ایں قدر شوخی کرد کہ از جاں بہ تنگ آمدم۔ زیں را
ہوتے ہیں، میں اس گھوڑے پر ایک دن سوار ہوا، اس نے اس قدر شوخی کی کہ جان سے تنگ آگیا، زین کو
درست[۲۴] کن۔ بہ بیں قاشِ زیں کج بہ نظر می آید۔ اسپ کمیت[۲۵] را چہ کردید، فروختم چالاک نبودم
ٹھیک کر، تو ذرا دیکھ کہ زین کا ایک حصہ ٹیڑھا نظر آتا ہے۔ ابلق گھوڑے کو تم نے کیا کیا؟ بیچ دیا اسلئے کہ چالاک نہ تھا
ایں سبزہ[۲۶] خیلے خوب است۔ بسیار تیز ست۔ مہمیز[۲۷] را ہم تاب نمی آرد۔ بہ کجی چہ رسد۔ چہ سبب
یہ سبزہ بہت اچھا ہے، بہت تیز ہے، مہمیز (ایڑ) کی بھی تاب نہیں لاتا، قمچی تک کیا پہونچے، کیا وجہ
است فربہ نمی شود؟ آب و دانۂ ہند بہ اسپہائے ولایت موافق نمی آید۔ اسپِ چالاک گاہے
ہے کہ موٹا نہیں ہوتا ہے؟ ہندوستان کا دانہ پانی ولایتی گھوڑوں کو موافق نہیں آتا ہے، تیز چلنے والا گھوڑا
فربہ نمی شود۔ (کبھی موٹا نہیں ہوتا ہے)

آخر نانِ اینجا بنانِ آنجا جنگ نمی کند. بسرِ شما قسم ست کہ سیر ہستم. شام دیر تر خوردہ بودم.
آخر یہاں کی روٹی وہاں کی روٹی سے جنگ نہیں کرتی ہے، تمہارے سر کی قسم کہ پیٹ بھرا ہوں، شام دیر کر کے کھانا کھایا تھا
میل ندارم. خیر قدرے بخورید. یک دو لقمہ بیش نخورید. بیائید بیائید نان خشک می شود.
خواہش نہیں رکھتا ہوں، خیر تھوڑا سا کھا لیجئے، ایک دو لقمہ سے زیادہ نہ کھائیے، آؤ آؤ، روٹی سوکھی جاتی ہے.
صبحِ مردانست از غذا انکار خوب نیست. نان گرم و آبِ خنک نعمتِ الٰہی ست. نظر قلی برو
مردوں کی صبح ہے غذا سے انکار اچھا نہیں. گرم روٹی اور ٹھنڈا پانی اللہ کی بڑی نعمت ہے. نظر قلی جا
یک پیسہ ماست بستاں قیماق ہم برائے چائے بگیر. آبِ خوردن بدہ. ہشدار کہ نریزد. آب
ایک پیسے کی دہی لے آ، چائے کے لئے ملائی بھی لیلے، پینے کا پانی دے، ہوش ٹھیک رکھ کہ گر نہ جائے. پانی
گرم ست. برو آبِ تازہ از چاہ بیار. تابستانِ ہند ہمیں یک قباحت دارد. رکابیٔ پلاؤ
گرم ہے، جا تازہ پانی کنویں سے لا، ہندوستان کی گرمی یہی ایک خرابی رکھتی ہے، پلاؤ کی رکابی
پیشترک بگذار. نگاہ کن کہ کاسۂ شوربا کج نشود. روغن بستہ شدہ. بلے برکت زمستان ست
سامنے رکھ، دیکھ شوربے کا پیالہ ٹیڑھا نہ ہو جائے، گھی جم گیا، ہاں سردی کی برکت ہے
دیگدان گرم ست. زغال روشن کن. بمنقل گذاشتہ بیار. آتش گیر بمن بدہ. بگو قدرے
چولہا گرم ہے، کوئلہ روشن کر، انگیٹھی میں ڈال کر لا، چمٹا (دست پناہ) مجھے دے، کہدے
چائے دم کنند. چائے حاضر ست معاف دارید آغا. نمی خورم کہ خشکی می آرد. خیر از یک فنجان
تھوڑی چائے گرم کریں، چائے حاضر ہے آغا معاف کرو، میں نہیں پیتا ہوں اسلئے کہ خشکی لاتی ہے، خیر ایک فنجان سے
چہ می شود. قدرے شیر بیندازید کہ خشکیش را می برد. نبات تہ نشین شدہ. چمچہ بدہ کہ بجنبانم.
کیا ہوتا ہے، تھوڑا دودھ ڈالو کہ اسکی خشکی کو دور کر دے گا، مصری نیچے بیٹھ گئی، چمچہ دے کہ مصری کو ہلاؤں
بسیار گرم ست. چلم پر کن. میل بفرمائید. الطاف شما کم نشود. قلیان پیش جناب آغا بگذار
بہت گرم ہے، چلم بھر تو، نوش فرمایئے، تمہاری مہربانیاں کم نہ ہوں یعنی شکریہ، حقہ جناب آغا کے سامنے رکھ
دود کردہ بدہ.
سلگا کر دے،

حل لغات:- ۱؎ وقت پر ۲؎ پی لیجئے ۳؎ کھانا کھا کو ۴؎ خواہش، رغبت ۵؎ کچھ تھوڑی ۶؎ اس جگہ کی روٹی ۷؎ وہاں کی روٹی ۸؎ رغبت ۹؎ زیادہ ۱۰؎ سوکھی ۱۱؎ گرم روٹی ۱۲؎ ٹھنڈا پانی ۱۳؎ نام ۱۴؎ خادم، بوجھ اٹھانے والا ۱۵؎ ملائی ۱۶؎ پینے کا پانی ۱۷؎ جا ۱۸؎ تازہ پانی ۱۹؎ ہندوستان کی گرمی ۲۰؎ خرابی

۲۱ آگے ۲۲ گھی ۲۳ سردی ۲۴ پہ لحاف ۲۵ کوئلہ ۲۶ انگیٹھی ۲۷ چمٹا ۲۸ پیالی ۲۹ دودھ ۳۰ چلم جو حقہ پر رکھی جاتی ہے
۳۱ نوش فرمائیے ۳۲ مہربانی ۳۳ حقہ ۳۴ سلگا کر۔

خرید و فروخت کی باتیں

میوہ فروش حاضر ست ۔ بیار کجاست ؟ انار یک سیر بچند می دہی ؟ سیرے
میوہ فروش حاضر ہے ، لاؤ کہاں ہے ؟ انار ایک سیر کتنے کا دیتا ہے ؟ ایک سیر
دہ آنہ ۔ سیب روپیہ راچند ؟ بست و پنج ۔ خدا را ببیں بابا راست بگو آغا ! ہنوز دست نکردہ ام ۔
دس آنے کا ، سیب روپیہ کے کتنے ؟ پچیس ، خدا کو دیکھ بابا سچ کہہ ، آغا ! ابھی تک بہنی نہیں کیا ہے
از شما زیادہ نمی خواہم ۔ انار سیرے ہشت آنہ و سیب روپیہ راسی دانہ می دہم ۔ سیب خام ست ۔
تم سے زیادہ نہیں چاہتا ہوں ، انار ایک سیر آٹھ آنہ کے اور سیب روپیہ کے تیس دانے دیتا ہوں ، سیب کچے ہیں ،
خیر پختہ است آغا ۔ رنگش بہ بیند بویش کنید ۔ ازیں بہتر دگر چہ خواہد بود ۔ ہر چہ خام باشد مالِ من ۔
نہیں پکے ہیں آغا ، اس کا رنگ دیکھو اور اسکی بو سونگھ لو ، اس سے بہتر اور کیا ہوگا ، جو کچا ہو وہ میرا مال ،
بلے ملک ہندست بابا ۔ ہر چہ خواہی بگیر تا کابل برو ۔ ببیں کہ ہمچو سیب ہا را آنجا بز و گوسفند
ہاں بابا یہ ملکِ ہند ہے ، جو چاہے لے لے تو کابل تک جا ، دیکھ کہ ایسے سیبوں کو وہاں بھیڑ بکریاں بھی نہیں
ہم نمی خورند ۔ انارت شیرین ست یا ترش ؟ در قتی چیست ؟ زعفران ست ۔ یک تولہ بچند آنہ
کھاتیں ، تیرا انار میٹھا ہے یا کھٹا ؟ ڈبیہ میں کیا ہے ؟ زعفران ہے ، ایک تولہ زعفران کتنے آنے میں
می دہی ؟ ہشت آنہ بسیار گراں ۔ خیر یک سخن دارم آغا ۔ از پنج آنہ کمتر نمی دہم ۔ ایں قدر گراں
دیتا ہے ؟ آٹھ آنے میں ۔ بہت مہنگا ہے ، خیر ایک بات رکھتا ہوں آغا ، پانچ آنے سے کم میں نہیں دیتا ہوں ، بابا اس قدر
جانی مکن بابا کہ میگیرد ؟ خیر مردم بآرزو می برند ۔ کہنہ شدہ ۔ حرف مرا گوش کن ۔ در گراں فروشی
مہنگا نہ کر ، کون لیتا ہے ؟ خیر لوگ تمناؤں سے لیتے ہیں ، تو بوڑھا ہو گیا ہے ، میری بات سن ، مہنگا بیچنے میں
نفع نیست ۔ اگر ارزاں می فروشی بسیار می فروشی و بسیار نفع می بری ۔ خیر گفتہ شما بجان منظور ست ۔
فائدہ نہیں ہے ، اگر سستا بیچے گا بہت فروخت کرے گا اور بہت فائدہ حاصل کریگا ، خیر تمھارا کہنا دل و جان سے منظور ہے
بگیرید ۔ پنج تولہ می خواہم ۔ وزن کن ۔ ترازوئے مشقالے ندارم ۔ ایں نافہ ست ؟ یک نافہ
لے لو ، پانچ تولہ چاہتا ہوں ، تول دے ، چھوٹی ترازو یعنی کانٹا نہیں رکھتا ہوں ، یہ نافہ ہے ؟ ایک نافہ
بچہ قیمت می دہی ؟ ہفت روپیہ پناہ خدا ۔ یک حرف دارم آغا ۔ از پنج روپیہ کم نیست ۔
کتنے قیمت میں دیتا ہے ؟ سات روپیہ میں خدا کی پناہ ، ایک بات رکھتا ہوں آغا ، پانچ روپیہ سے کم میں نہیں ہے ،

اکنوں من ہم بگویم - بفرمائید - چہار روپیہ می گیری بگیر - ورنہ اختیار داری - باماں خدا خیر بگیرید -
اب میں بھی کہدوں ؟ فرمائیے - چار روپیہ لیتا ہے تو لے لے - ورنہ تجھے اختیار ہے ، خدا کی پناہ خیر لے لے ۔
ہر چہ پسند شما باشد بردارید - خود دو دانہ چیدہ بدہ ہمہ اش یکساں ست - سرِ موئے فرق نیست -
جو تمہاری پسند ہو اٹھا لو یعنی چھانٹ لو ، خود دو دانہ انتخاب کرکے دیدے ، اس کا سب برابر ہے ، بال برابر فرق نہیں ہے
فیروزہا داری ؟ بلے حالا از نیشاپور رسیدہ - انگشترش از نقرہ است یا سرب ؟ از نقرہ -
کیا تو فیروزہ رکھتا ہے ؟ جناب ابھی تو نیشاپور سے پہونچ رہا ہوں ، اسکی انگوٹھی چاندی کی ہے یا شیشے کی ؟ چاندی کی ۔

حل لغات :۔ ۱ دس آنے ۲ کتنے ۳ پچیس ۴ بہنی کرنا ، پہلے پہل ہاتھ ڈالنا ۵ آٹھ آنے ۶ تیس دانے ۔ ۷ پختہ ، پکا ۸ اور ۹ کہاں ۱۰ افغانستان کا دارالسلطنت ۱۱ بکری ۱۲ بکری بھیڑ ۱۳ میٹھا ۱۴ کھٹا ۱۵ ڈبہ ہیں ، ۱۶ کتنے آنے ہیں ۱۷ آٹھ ۱۸ کلام ، بات ۱۹ مہنگا ۲۰ کون ۲۱ پرانا ، بوڑھا ۲۲ میری بات ۲۳ مہنگا بیچنا ۔ ۲۴ سستا بیچنا ۲۵ وہ جو ہرن کی ناف سے نکلتا ہے یعنی مشک کا گھر ۲۶ سات روپیہ ۲۷ بات ۲۸ پانچ روپیہ ۲۹ اب ۳۰ بھی ۳۱ چار روپے ۳۲ چن کر یعنی چھانٹ کر ۳۳ بال برابر ۳۴ فیروزی ایک قسم کا سبز رنگ کا پتھر ہوتا ہے ۳۵ چاندی ۳۶ شیشہ ۔

رات کا وقت

آفتاب بمغرب رفت - اکنوں شام شد - شفق ہم طرف شد - چراغ روشن کن -
آفتاب مغرب میں گیا ، اب شام ہوگئی ، شفق بھی جاتی رہی ، چراغ روشن کر ،
شمع روشن کن - چراغ روشنی کمتر دارد - روغن در چراغ بریز کہ خاموش نشود - گل بگیر - سرِ فتیلہ
شمع روشن کر ، چراغ بہت کم روشنی رکھتا ہے ، چراغ میں تیل ڈال کہ بجھ نہ جائے ، گل جھاڑ دے ، بتی کے سرے
را پیش کن - ببیں ستارہ با چہ طور گردِ ماہ صف زدہ اند - ماہ ہالہ برآوردہ است - البتہ دلیلِ باران است
کو آگے کر ، دیکھ ستارے کس طرح چاند کے سامنے صف باندھے ہیں ، چاند ہالا لایا ہے ، البتہ بارش کی دلیل ہے ۔
اکنوں شب ماہ ست - مہتاب عجب لطفے دارد - ماہ چہاردہم بدرست - خیر پنج روزہ روشنی ست
اب چاندرات ہے ، چاندنی عجیب لطف رکھتی ہے ، چودھویں کا چاند بدر ہے ، خیر پانچ دن کی روشنی ہے ،
باز ہماں شب تار و جہانِ تاریک - اجازت ست ؟ حالا رخصت می شوم - کجا می روید ؟
پھر وہی اندھیری رات اور اندھیری دنیا ، اجازت ہے ؟ اب رخصت ہوتا ہوں ، کہاں جاتے ہو ؟
وقت وقتِ رفتن نیست - ہمیں جا خواب کنید - شب بسیار گذشت - برائے جنابِ آغا
یہ وقت جانے کا وقت نہیں ہے ، اسی جگہ سو رہو - رات بہت گذری ، جنابِ آغا کے لئے

فرش خواب[۱۹] بیندازید۔ توشک رابتکان۔ لحاف راپائیں بگذار۔ شما کجا خواب می کنید۔ ہمیں جا۔
سونے کا بستر بچھا دے، بچھونہ جھاڑ دے، لحاف کو نیچے (پائنتی) رکھدے، تم کہاں سوتے ہو، اسی جگہ۔
ازشب چہ خبر ست؟ البتہ سرپاسے[۲۰] ازشب گذشتہ یک[۲۱] نیم پاس شد۔ امروز[۲۲] مرا زود[۲۳] تر خواب[۲۴]
رات کی کیا خبر ہے؟ البتہ ایک حصہ رات سے گذرا ہوگا، ڈیڑھ پہر ہوگا، آج مجھے بہت جلد نیند
گرفت۔ چراغ راکنارہ بگذار۔ شمعدان[۲۵] سرطاقچہ بنہ۔ کلید[۲۶] رازیر بالینم[۲۷] بمان۔ دروازہ را
آگئی، چراغ کو کنارہ رکھ، شمعدان طاق میں رکھ، تالی تکیہ کے نیچے سرہانے رکھدے، دروازہ کو
پیش کن[۲۸]۔ چوں پارۂ[۲۹] ازشب گذرد۔ مرابیدار[۳۰] کن۔ کہ چیزے نوشتن دارم۔ چشم گربہ رادیدید؟
بند کر، جب رات کا ایک حصہ گذر جائے، مجھ کو جگا دینا، کہ مجھے کچھ لکھنا ہے، تم نے بلی کی آنکھوں کو دیکھا؟
ما ایں راپشک می گوئیم۔ ازقسم براق[۳۱] ست۔ دوتا بچہ ہم دارد۔ تماشا کنید۔ چہ بازیہا[۳۲] می کنند؟
ہم اس کو پشک کہتے ہیں، یعنی سفید بلی، براق کی قسم سے ہے (سفید) دو بچے بھی رکھتی ہے۔ تماشا کرو یعنی دیکھو کیسی کھیل کرتی ہے؟
دست بر پشتش[۳۳] کشید۔ خوش می شود۔ خرخر می کند۔ ہمیں[۳۴] نشان محبتش ہست۔ بگذار کہ بدود۔
اسکی پیٹھ پر ہاتھ پھیر، خوش ہوتی ہے، خرخر کرتی ہے، یہی نشان اسکی محبت کا ہے، تو اس کو چھوڑ دے کہ بھاگ جاوے
بدہن[۳۵] چہ دارد؟ موشکی[۳۶] باشد۔ مگذار کہ سر[۳۷] فرش بیاید۔ فرش خراب می شود۔ بدرش[۳۸] کن۔ گربہ مسکین
منہ میں کیا رکھتی ہے؟ چوہیا ہوگی، مت چھوڑ کہ فرش پر آئے، فرش خراب ہوتا ہے، اس کو باہر نکال، بلی مسکین
جانوری ست۔ بلے پیش شما مسکین[۳۹] ست۔ ازموش وکنجشک پرسید۔ بچہ رادیدم۔ گربہ[۴۰] رآزار داد۔
(بہت غریب) جانور ہے، ہاں تمھارے سامنے مسکین ہے، چوہے اور چڑیوں سے پوچھو، تم کو بچہ کو دیکھا، اس نے بلی کو ستایا،
دُمش محکم گرفت۔ گربہ پنجہ زدکہ خون ازدیدۂ[۴۱] طفل بچکید[۴۲]۔ ناخنِ گربہ قہرِ خدا است۔ کم ازخنجر خونریز نیست
بلی کی دم مضبوط پکڑلی، بلی نے ایسا پنجہ مارا کہ بچہ کی آنکھ سے خون ٹپکا، بلی کا ناخن خدا کا قہر ہے، خون بہانے والے خنجر سے
کاریکے[۴۳] ازگربہ می آید ازشیر نمی آید۔ سگ[۴۴] رانگاہ کنید چہ محبت می کند۔ بہ بنید چہ طور دمش[۴۵] می جنباند
کم نہیں ہے، جو کام بلی سے آتا ہے شیر سے نہیں آتا، کتے کو دیکھ کیسی محبت کرتا ہے، دیکھو، کس طرح دم ہلاتا ہے،
نشان محبتش ہمیں ست۔ خویش وبیگانہ راخوب می شناسد۔ دوست ودشمن خوب می داند۔
اسکی محبت کا یہی نشان ہے، اپنے اور غیر کو خوب پہچانتا ہے، دوست اور دشمن کو خوب جانتا ہے،
یک وصفش[۵۲] قناعت[۵۳] است کہ برابر صد وصف ست۔ یک استخوانش[۵۴] بس ست۔ صدائش[۵۵] میکنم
اسکا ایک وصف قناعت ہے جو سو وصفوں کے برابر ہے، ایک ہڈی اسکو کافی ہے، اس کو آواز دیتا ہوں

دویدہ[۵۶] می آید۔ بشما آشنا شدہ[۵۷]۔ دست بدہنش[۵۸] مکنید کہ می گزد۔ دمش مگیرید کہ خوشش نمی آید۔

دوڑ کر آتا ہے، تم سے بھی آشنا ہوگیا، اس کے منہ میں ہاتھ نہ دو کہ کاٹ لیتا ہے، اسکی دم نہ پکڑو کہ اس کو پسند نہیں آتی،

مگذارکہ درون[۵۹] بیاید۔ روزے[۶۰] بصحرا بردم[۶۱]۔ وسر گرش سر دادم[۶۲] چہ گویم؟ ہماں نقلِ گربہ وموش بود۔

مت چھوڑ کہ اندر آئے، ایک دن میں اسکو جنگل لے گیا۔ اور ایک بھیڑیئے کے پیچھے چھوڑ دیا۔ کیا کہوں؟ وہی بلی اور چوہے کی نقل تھی

شادی[۶۴] را دیدی؟ بوزنہ[۶۵] فارسی کتابے ست۔ ببیں سر دیوار نشستہ۔ دست پیشش مکن کہ می زند۔

تم نے شادی کو دیکھا (مراد بندر ہے) بندر کی کتابی فارسی بوزنہ ہے، تو دیکھ کہ دیوار پر بیٹھا ہوا ہے، اسکے سامنے ہاتھ نہ کر مارتا ہے،

بد جانوریست۔ مرا حرکاتش خیلے[۶۷] خوش می آید۔ چہ قدر بآدم[۶۸] می ماند۔ چہ صورتہا[۶۹] می سازد کہ خندہ می آید

برا جانور ہے، مجھ کو اسکی حرکتیں بہت پسند آتی ہیں۔ کس قدر آدمی سے مشابہ ہوتا ہے، کیسی صورتیں بناتا ہے کہ ہنسی آتی ہے

ابر سیاہے[۷۰] از جانبِ شمال برخاستہ۔ البتہ[۷۱] خواہد بارید۔ برق[۷۲] ہم می تابد۔ دویدہ بیائید۔ قدم بردارید

کالا بادل شمال سے اٹھا، البتہ برسے گا، بجلی بھی چمک رہی ہے، دوڑ کر آؤ، قدم اٹھاؤ

پیش از باریدن بخانہ برسیم۔ اینک در رسید۔ حالا[۷۳] زور آورد۔ بیائید۔ بدکانے پناہ گیریم تا تر نشویم۔

برسنے سے پہلے ہم گھر پہونچ جائیں، یہ پہونچی یعنی بارش آگئی، اب زور لائی، آؤ تم، کسی دکان میں پناہ لیں تاکہ بھیگ نہ جائیں

آب زور می بارد۔ اکنوں[۷۴] استاد۔ حالا کم شد۔ ہنوز ناوہ[۷۵] جاری ہست۔ زمین ہمہ گل شد۔ سوئے مشرق

پانی زور سے برستا ہے، اب رک گیا، اب کم ہوگیا، ابھی تک پر نالے جاری ہیں، زمین سب بھیگ گئی، مشرق کی طرف

نگاہ کنید۔ قوس[۷۶] قزح برآمدہ۔ بہ بہ[۷۷] خوش رنگہا دارد۔ ایں روشنی وصدائے[۷۸] مہیب چہ بود؟ ایں

دیکھو، کمان نکل آئی، واہ واہ عجیب رنگ رکھتی ہے، یہ روشنی اور ڈراؤنی آواز کیا تھی؟ یہ

برق ست ورعد[۷۹]۔ صاعقہ ست کہ سر مردم می افتد وہلاک می کند۔ پناہ خدا۔ الٰہی۔ از آسیبش[۸۰]

بجلی ہے اور رعد (کڑک) بجلی ہے کہ کبھی کبھی آدمیوں کے سر پر گرجاتی ہے اور ہلاک کر دیتی ہے، خدا کی پناہ اے اللہ اسکے صدمہ

نگہدار۔ باران[۸۱] رحمتِ الٰہی ست۔ اکنوں گیاہ[۸۲] می روید۔ روئے زمیں[۸۳] سرسبز می شود۔ گلبن[۸۴] گل[۸۵]

سے محفوظ رکھ، بارش خدا کی رحمت ہے، اب گھاس اگتی ہے، روئے زمین سرسبز ہو جائیگی، پھلواری میں پھول

می کند، درخت ثمر[۸۶] می بندد۔ غلہ پیدا می شود۔

آتے ہیں، درخت پھل لاتے ہیں، غلہ پیدا ہوتا ہے،

حل لغات:۔ ۱۵ سورج ۲ سورج چھپنے کی جانب ۳ سورج غروب ہونے کے بعد آسمان کے کناروں پر جو سرخی ظاہر ہوتی ہے پھر سفیدی ۴ بتی کا سرا ۵ جمع ستارہ ۶ صف باندھے ہوئے ۷ بارش کی دلیل ۸ اب

۹؎ چاندنی رات ۱۰؎ چاندچاندنی ۱۱؎ پانچ دن ۱۲؎ اندھیری رات ۱۳؎ اندھیری دنیا ۱۴؎ جانے کا وقت ۱۵؎ اسی جگہ
۱۶؎ سو جاؤ ۱۷؎ رات ۱۸؎ بہت ۱۹؎ سونے کا بستر ۲۰؎ ایک حصہ ۲۱؎ ڈیڑھ ۲۲؎ آج ۲۳؎ بہت جلدی ۲۴؎ نیند۔
۲۵؎ شمع رکھنے کا آلہ ۲۶؎ تالی ۲۷؎ تکیہ کے نیچے ۲۸؎ بند کر ۲۹؎ حصہ، ٹکڑا ۳۰؎ جگادے تو ۳۱؎ دو ۳۲؎ سفید ۳۳؎ کیا۔
۳۴؎ کھیل ۳۵؎ ہاتھ ۳۶؎ پیٹھ ۳۷؎ یہی ۳۸؎ منہ ۳۹؎ چوہیا ہوگی ۴۰؎ فرش پر ۴۱؎ باہر ۴۲؎ بلی ۴۳؎ وہ غریب جس کے
پاس کچھ نہ ہو ۴۴؎ اس کی دم ۴۵؎ مضبوط ۴۶؎ بچہ کی آنکھ ۴۷؎ ٹپکا ۴۸؎ بلی کا پنجہ جس میں ناخن ہوتے ہیں ۴۹؎ جو کام
۵۰؎ کتا ۵۱؎ کس طرح ۵۲؎ صفت ۵۳؎ تھوڑی چیز پر صبر کرنا ۵۴؎ ایک ہڈی ۵۵؎ آواز ۵۶؎ دوڑ کر ۵۷؎ واقف مانوس
۵۸؎ ہاتھ ۵۹؎ اس کے منہ میں ۶۰؎ اندر ۶۱؎ ایک دن ۶۲؎ جنگل ۶۳؎ چھوڑنا ۶۴؎ بندر کا نام رکھ لیا ہے ۶۵؎ کتابی فارسی
یعنی کتابوں میں بندر کو بوزنہ کہتے ہیں ۶۶؎ جمع حرکت کی ۶۷؎ بہت ۶۸؎ آدمی سے ۶۹؎ صورتیں بناتا ہے ۷۰؎ کالا بادل
۷۱؎ ضرور ۷۲؎ بجلی ۷۳؎ اب ۷۴؎ اب ۷۵؎ پرنالے ۷۶؎ کمان ۷۷؎ داد واد ۷۸؎ ڈراؤنی آواز ۷۹؎ فرشتہ کڑک ۸۰؎
تکلیف ۸۱؎ بارش ۸۲؎ گھاس ۸۳؎ اگتی ہے۔ پیدا ہوتی ہے ۸۴؎ زمین کا چہرہ یعنی زمین ۸۵؎ پھلواری ۸۶؎ پھول ۸۷؎ پھل

حصّہ دُوم

حکایت اوّل

ایک دن ایک بادشاہ شاہزادہ کے ساتھ شکار کھیلنے گیا۔ جب ہوا گرم ہوئی۔ بادشاہ اور شاہزادہ نے اپنے لباس کو مسخرہ کے کندھے پر رکھدیا۔ بادشاہ ہنسا اور اس نے کہا اے مسخرہ! تجھ پر ایک گدھے کا بوجھ ہے۔ مسخرہ نے کہا دو گدھے کا بوجھ۔

حکایت دوم

ایک شیر اور ایک مرد نے ایک گھر میں اپنی تصویریں دیکھیں۔ مرد نے شیر سے کہا۔ تو انسان کی بہادری کو دیکھتا ہے جس نے شیر کو تابع کر لیا ہے؟ شیر نے کہا اس کا مصور انسان ہے اگر شیر مصور ہوتا تو ایسا ہرگز نہ ہوتا۔

حکایت سوم

ایک شخص نے بڑا مرتبہ پالیا۔ ایک دوست مبارکباد کیلئے اسکے پاس گیا۔ اس شخص نے پوچھا تو کون ہے؟ اور کیوں آیا ہے؟ اس کا دوست شرمندہ ہوا اور اس نے کہا تو مجھکو نہیں پہچانتا ہے میں تیرا پرانا دوست ہوں تعزیت کیلئے تیرے پاس آیا ہوں میں نے سنا ہے کہ تو اندھا ہو گیا ہے۔

حکایت چہارم

ایک حکیم جب قبرستان میں جاتا۔ اپنے سر اور چہرے کو چادر سے چھپالیتا۔ لوگوں نے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے؟ اس نے کہا میں اس قبرستان کے مردوں سے شرماتا ہوں اسلئے کہ وہ میری ہی دوا سے مرے ہیں۔

حکایت پنجم

ایک فقیر ایک کنجوس کے پاس گیا۔ اور کچھ سوال کیا۔ کنجوس نے کہا اگر تو میری ایک بات قبول کرلے پھر تو جو کہے گا میں دوں گا۔ فقیر نے کہا وہ بات کیا ہے؟ اس نے کہا کبھی مجھ سے کچھ مت مانگ اسکے علاوہ جو تو کہے میں کروں۔

حکایت ششم

ایک شخص نے افلاطون سے پوچھا کہ تو بہت سالوں تک جہاز میں رہا اور دریا کا سفر کیا۔ دریا میں تو نے کیا کیا عجائب دیکھے؟ اُسنے کہا سب سے بڑا عجوبہ یہی تھا کہ میں دریا سے کنارے پر آ پہونچا۔

حکایت ہفتم

ایک شاعر نے ایک مالدار کی تعریف کی۔ کچھ نہیں پایا۔ پس برائی کی مالدار نے اسکو کچھ نہ کہا۔ دوسرے دن شاعر اسکے دروازے پر گیا اور بیٹھ گیا۔ مالدار نے کہا۔ اے شاعر تو نے تعریف کی میں نے تجھکو کچھ نہ دیا۔ پس برائی کی۔ اس پر بھی میں نے کچھ نہ کہا۔ اب تو کیوں بیٹھا ہے؟ اس نے کہا اب میں چاہتا ہوں کہ اگر تو مرجائے تو میں تیرا مرثیہ بھی کہدوں۔

حکایت ہشتم

ایک شخص نے ایک فقیر کی پگڑی چھین لی اور بھاگیا۔ فقیر قبرستان میں گیا اور بیٹھ گیا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ وہ شخص تیری پگڑی لیکر ایک باغ کیطرف گیا۔ تو قبرستان کے پھاٹک پر کیوں بیٹھا ہے؟ اس نے کہا وہ بھی تو آخر اسی جگہ آئے گا۔ اسی سبب سے اس جگہ بیٹھا ہوں۔

حکایت نہم

ایک شخص نے خواب میں شیطان سے مُلاقات کی۔ ایک طمانچہ اسکے منھ پر مارا اور اس کی ڈاڑھی پکڑی اور کہا۔ اے خبیث تو ہمارا دشمن ہے، اور ہم جیسے لوگوں کو دھوکا دینے کے واسطے لمبی داڑھی رکھتا ہے۔ جب اس نے دوسرا طمانچہ اس کے منھ پر مارا بیدار ہوگیا۔ اور اپنی داڑھی کو اپنے ہاتھ میں دیکھکر شرمندہ ہوا اور اپنے آپ پر ہنسا۔

حکایت دہم

ایک شخص نے ایک کنجوس سے دوستی کرلی۔ اس نے ایک دن کنجوس سے کہا کہ اب میں سفر میں جاتا ہوں۔ تو اپنی انگوٹھی مجھ کو دے دے، میں اسکو اپنے پاس رکھوں گا۔ جس وقت اس کو دیکھوں گا۔ تجھکو یاد کروں گا۔ اس نے جواب دیا کہ اگر تو مجھکو یاد رکھنا چاہتا ہے۔ تو جب اپنی انگلی خالی دیکھے تو مجھکو یاد کرلینا کہ انگوٹھی فلاں سے مانگی تھی۔ اس نے نہیں دیا۔

حکایت یازدہم

ایک دن کسی شاعر نے کوئی خطا کی۔ بادشاہ نے جلاد کو حکم دیا کہ میرے سامنے اسکو قتل کر۔ شاعر کا جسم کانپنے لگا۔ بادشاہ کے کسی ندیم نے اس سے کہا یہ کیا بزدلی ہے اور بے حوصلگی ہے۔ بہادر کبھی اسطرح نہیں ڈرتے ہیں۔ شاعر نے کہا اے ندیم اگر تو بہادر ہے تو آ اور میری جگہ پر بیٹھ جا تاکہ میں اٹھ جاؤں۔ بادشاہ کو یہ لطیفہ پسند آیا۔

ہنسا اور اس کی خطا معاف کر دی۔

حکایت دوازدہم

ایک بادشاہ نے خواب میں دیکھا کہ اسکے تمام دانت گر پڑے ہیں۔ ایک نجومی سے اسکی تعبیر پوچھی۔ اسنے کہا کہ بادشاہ کی تمام اولاد اور اسکے تمام رشتہ دار بادشاہ کی زندگی ہی میں مر جائیں گے۔ بادشاہ غصہ میں آگیا۔ اور نجومی کو قید کرا دیا اور ایک دوسرے نجومی کو بلایا اور اس خواب کی تعبیر پوچھی۔ اس نے عرض کیا کہ بادشاہ اپنی تمام اولاد اور اپنے تمام رشتہ داروں سے زیادہ دن تک زندہ رہے گا۔ بادشاہ نے یہ لطیفہ پسند کیا اور انعام دیا۔

حکایت سیزدہم

ایک شخص ایک محرر کے پاس گیا۔ اور کہا تو ایک خط لکھدے، اس نے کہا میرے پیروں میں درد ہے۔ اس شخص نے کہا میں تجھکو کہیں بھیجنا نہیں چاہتا ہوں کہ تو ایسا عذر پیش کرتا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ تیری بات درست ہے۔ لیکن جب بھی میں کسی کا خط لکھتا ہوں تو اس کے پڑھنے کے واسطے بلایا جاتا ہوں کیونکہ دوسرا کوئی بھی میرا خط نہیں پڑھ سکتا ہے۔

حکایت چہاردہم

ایک فقیر نے ایک بڑی خطا کی۔ لوگ اس کو حبشی کوتوال کے پاس لے گئے۔ کوتوال نے حکم دیا کہ فقیر کا پورا چہرہ کالا کر دو اور تمام شہر میں گھماؤ۔ فقیر نے کہا اے کوتوال۔ میرا آدھا ہی چہرہ کالا کرو ورنہ شہر کے لوگ جانیں گے میں ہی حبشی کوتوال ہوں۔ کوتوال اس بات پر ہنس پڑا اور فقیر کی خطا معاف کر دی۔

حکایت پانزدہم

ایک غریب شاعر ایک مالدار کے پاس گیا۔ اور اسکے اتنے قریب بیٹھا کہ شاعر اور مالدار کے درمیان ایک بالشت سے زیادہ کا فرق نہ رہا۔ مالدار اس حرکت سے برہم ہوا۔ اور چہرہ بگاڑ لیا اور پوچھا کہ تیرے اور گدھے کے درمیان کتنا فرق ہے؟ اس نے کہا ایک بالشت کے برابر! مالدار اس جواب سے بہت شرمندہ ہوا اور عذر چاہا۔

حکایت شانزدہم

لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت آدمؑ علیہ السلام نے جب جنت میں گیہوں کھالیا اور جو لباس کہ پہنے ہوئے تھے اُنکے جسم سے گر پڑا۔ اور ادھر ادھر بھاگنے لگے اور ہر درخت کے آڑ میں چھپنے لگے۔ پردہ غیب سے آواز آئی کہ اے آدمؑ! تو ہم سے بھاگتا ہے۔ انھوں نے کہا اے خدا! میں تجھ سے کیسے بھاگ سکتا ہوں اور کہاں بھاگ سکتا ہوں، لیکن میں اپنی غلطی سے شرماتا ہوں۔

حکایت ہفدہم

ایک بدو نے ایک اونٹ کھو دیا تھا۔ اُسنے قسم کھائی کہ جب پاؤں گا ایک درم میں بیچ دوں گا۔ جب اونٹ مل گیا۔ اپنی قسم پر نادم ہوا۔ ایک بلی اونٹ کی گردن میں لٹکادی اور اعلان کیا کہ اونٹ کو ایک درم میں بیچتا ہوں اور بلی کو سٹو درم میں لیکن الگ الگ نہیں بیچتا ہوں۔ ایک شخص وہاں پہونچا اور کہا کس قدر سستا ہوتا اگر اونٹ کی گردن میں یہ گلے کا ہار نہ ہوتا۔

حکایت ہیجدہم

ایک نابینا اندھیری رات میں ہاتھ میں چراغ لئے اور کاندھے پر ایک گھڑا رکھے ہوئے بازار میں جارہا تھا۔ ایک شخص نے اس سے پوچھا کہ اے بیوقوف رات و دن تیری آنکھوں میں برابر ہے تو یہ چراغ سے تجھکو کیا فائدہ، نابینا ہنس پڑا اور کہا یہ چراغ میرے لئے نہیں ہے بلکہ تیرے لئے ہے تاکہ تو اندھیری رات میں میری ٹھلیا نہ توڑ سکے۔

حکایت نوزدہم

ایک بادشاہ نے ایک نجومی سے پوچھا کہ میری عمر کو اب کتنے سال باقی ہیں؟ اس نے کہا دس سال۔ بادشاہ بہت فکرمند ہوا۔ بیمار کی مانند بستر پر پڑ رہا۔ وزیر عقلمند تھا۔ نجومی کو بادشاہ کے سامنے بلایا اور پوچھا کہ تیری عمر کو اب کتنے سال باقی ہیں؟ اس نے کہا بیس سال۔ وزیر نے اسی وقت تلوار سے نجومی کو بادشاہ کے سامنے قتل کر دیا۔ بادشاہ خوش ہوا اور وزیر کی حکمت کو پسند کیا۔ اور پھر نجومی کی کسی بات پر دھیان نہیں دیا۔

حکایت بستم

ایک آرٹسٹ کسی شہر میں گیا اور وہاں حکیمی کا پیشہ شروع کر دیا۔ چند روز کے بعد اس کے وطن کا ایک آدمی اس شہر میں پہونچا۔ اسکو دیکھا اور پوچھا کہ تو اب کون سا پیشہ کرتا ہے؟ اس نے کہا حکیمی۔ اس نے پوچھا کیوں؟ اس نے کہا اس وجہ سے کہ اگر اس پیشہ میں کوئی غلطی کروں گا تو مٹی اس کو چھپا دے گی۔

حکایت بست ویکم

ایک دن ایک شخص اپنے آپ سے مخاطب ہوکر کہہ رہا تھا کہ جو کچھ اس زمین و آسمان میں ہے۔ سب میرے واسطے ہے خدا نے مجھکو بہت بزرگ پیدا کیا۔ اسی بیچ ایک مچھر اسکی ناک پر بیٹھا اور اس نے کہا تجھ کو اتنا غرور زیب نہیں دیتا ہے۔ اس لئے کہ جو کچھ زمین و آسمان میں ہے خدا نے تیرے لئے پیدا کیا لیکن تجھکو میرے لئے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ میں تجھ سے زیادہ بزرگ ہوں۔

حکایت بست ودوم

ایک بادشاہ نے ایک عقلمند کو طلب کیا اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تجھکو اس شہر کا قاضی مقرر کروں۔ عقلمند نے کہا میں اس کام کے لائق نہیں ہوں۔ بادشاہ نے پوچھا کیوں؟ اس نے جواب دیا کہ جو کچھ میں نے کہا اگر سچ کہا تو مجھکو معذور رکھو۔ اور اگر میں نے جھوٹ کہا تو جھوٹ بولنے والے کو قاضی بنانا مصلحت نہیں ہے۔ بادشاہ نے عقلمند کا عذر پسند کیا اور اس کو معذور رکھا۔

حکایت بست وسوم

ایک کبڑے سے لوگوں نے کہا۔ تو چاہتاہے کہ تیری پیٹھ سیدھی ہو جائے یا دوسرے لوگوں کی پیٹھ تیری پیٹھ کی طرح ٹیڑھی ہو جائے۔ اس نے کہا کہ دوسرے لوگوں کی پیٹھ ٹیڑھی ہو جائے تاکہ جس نظر سے دوسرے لوگ مجھ کو دیکھتے ہیں میں بھی ان کو اسی نظر سے دیکھوں۔

حکایت بست وچہارم

ایک عقلمند ایک بادشاہ کا دوست تھا۔ اور اپنی داڑھی کا بال اکھاڑ رہا تھا۔ ایک دن بادشاہ نے اس سے کہا اگر تو دوبارہ اپنی داڑھی کا بال اکھاڑے گا تو میں تجھکو سزا دوں گا۔ چند دن کے بعد عقلمند نے کوئی ایسا کام کیا کہ بادشاہ اس پر مہربان ہو گیا اور اس سے کہا کہ تو جو مانگے میں تجھکو بخش دوں۔

عقلمند نے کہا میری داڑھی مجھ کو بخش دے اور کچھ نہیں چاہتا ہوں۔ بادشاہ ہنس پڑا اور کہا اگر تیری خوشی اسی میں ہے تو میں نے بخش دیا۔

حکایت بست و پنجم

ایک چور ایک آدمی کے گھر میں گھوڑا چرانے کی غرض سے گھس گیا۔ اتفاقاً گرفتار ہوگیا۔ گھوڑے کے مالک نے چور سے کہا اگر تو مجھ کو گھوڑا چرانے کی حکمت بتلادے تو میں تجھکو چھوڑ دوں۔ چور نے قبول کرلیا گھوڑے کے نزدیک گیا۔ اور اُسکے پیر کی رسّی کھول دی اور اس کے بعد لگام کسی پھر گھوڑے پر سوار ہوا اور زور سے ہانکا اور کہا۔ تو دیکھ اسی طرح چوری کرتے ہیں۔ لوگوں نے ہرچند اس کا پیچھا کیا۔ نہ پاسکے۔

حکایت بست و ششم

ایک شخص بہت غریب تھا۔ ایک گھوڑا رکھتا تھا۔ اس کو اصطبل میں باندھ دیا لیکن جس طرف گھوڑوں کا سر ہوتا ہے اس نے اسکی دم کردی۔ اور آواز دی کہ اے لوگو! عجیب تماشا دیکھو کہ گھوڑے کا سر دُم کی جگہ پر ہے۔ شہر کے تمام لوگ جمع ہوگئے۔ جو شخص اصطبل میں تماشا دیکھنے کی غرض سے جانا چاہتا تھا اس سے کچھ پیسے لیتا تھا اور اس کو راستہ بتلادیتا تھا۔ جو بھی اس اصطبل میں جاتا تھا۔ شرمندہ ہوکر اس جگہ سے لوٹتا تھا اور کچھ نہیں کہتا تھا۔

حکایت بست و ہفتم

امیر تیمور لنگ جب ہندوستان پہونچا۔ گویّوں کو بلایا اور کہا۔ بزرگوں سے میں نے سنا ہیکہ اس شہر میں قابل گویّے ہیں۔ ایک نابینا گویا بادشاہ کے سامنے حاضر ہوا۔ اور گانا شروع کیا بادشاہ بہت خوش ہوا اور اس کا نام پوچھا۔ اس نے کہا میرا نام دولت ہے۔ بادشاہ نے کہا دولت بھی اندھی ہوتی ہے؛ اس نے جواب دیا کہ اگر دولت اندھی نہ ہوتی تو لنگڑے گھر نہیں آتی۔ بادشاہ نے یہ جواب پسند کیا۔ اور بہت انعام دیا۔

حکایت بست و ہشتم

ایک شخص حکیم کے پاس گیا۔ اور اس نے کہا میرا پیٹ درد کرتا ہے۔ حکیم نے پوچھا تو نے آج کیا کھایا ہے۔

اس نے کہا جلی روٹی۔ حکیم نے اس کی آنکھ میں دوا ڈالنا چاہی اس شخص نے کہا اے حکیم پیٹ کے درد کو آنکھ سے کیا نسبت؟ حکیم نے کہا پہلے تیری آنکھ کی دوا کرنی چاہیئے اس لئے کہ اگر تیری آنکھ درست ہوتی تو جلی روٹی نہیں کھاتا۔

حکایت بست و نہم

ایک شخص کی ایک دینار کی تھیلی گھر میں گم ہوگئی۔ اس نے قاضی کو خبر کی۔ قاضی نے گھر کے تمام لوگوں کو طلب کیا اور ہر آدمی کو ایک ایک لکڑی دی جو تمام لمبائی میں برابر تھی اور کہا کہ جو چور ہے اس کی لکڑی ایک انگلی کے برابر لمبی ہو جائیگی۔ جب تمام کو رخصت کیا۔ جس شخص نے چرایا تھا ڈرا اور لکڑی کو ایک انگلی کے برابر تراش دیا۔ دوسرے دن جب قاضی نے سب کو بلایا اور لکڑیوں کو دیکھا معلوم کرلیا کہ چور یہ ہے۔ دینار کی تھیلی اس سے لے لی اور سزا دی۔

حکایت سی ام

ایک شخص نے کسی شخص سے شرط رکھی کہ اگر میں بازی نہ جیت پاؤں تو ایک سیر گوشت میرے جسم سے تراش لینا۔ جب اس نے بازی نہیں جیتی۔ مدعی نے شرط کو پورا کرنا چاہا اس نے قبول نہیں کیا۔ دونوں قاضی کے پاس گئے قاضی نے مدعی سے کہا معاف کردے۔ اس نے قبول نہیں کیا۔ قاضی کو غصہ آیا۔ حکم دیا کہ تراش لیکن اگر ایک سیر سے کم یا زیادہ تراشے گا تو تجھے سزا دوں گا۔ مدعی ایسا نہیں کرسکتا تھا۔ مجبور ہوکر معاف کردیا۔

حکایت سی و یکم

ایک شخص نے ایک طوطی پالی اور اس کو فارسی زبان سکھلا دی طوطی ہر بات کے جواب میں کہتا تھا "اسمیں کیا شک" ایک دن وہ شخص طوطی کو بازار میں بیچنے کی غرض سے لے گیا اور سو روپیہ اسکی قیمت رکھی۔ ایک مغل نے طوطی سے پوچھا کہ تو سو روپیہ کے لائق ہے؟ اس نے کہا "اسمیں کیا شک" مغل خوش ہوا اور طوطی کو خرید لیا۔ اور اپنے گھر لے گیا۔ جو بات بھی طوطی سے کرتا تھا اس کا جواب "اسمیں کیا شک" پاتا تھا۔ اپنے دل میں شرمندہ اور نادم ہوا اور کہا میں نے بیوقوفی کی کہ ایسے طوطی کو خرید لیا۔ اس نے کہا "اسمیں کیا شک" مغل کو ہنسی آگئی اور طوطی کو چھوڑ دیا۔

حکایت سی و دوم

ایک عقلمند ایک مسجد میں بیٹھا تھا اور لوگوں کے ساتھ وعظ کر رہا تھا۔ ایک شخص اس مجلس میں رو رہا تھا۔ ایک دن عقلمند نے کہا میری بات اس شخص کے دل میں بہت اثر کرتی ہے۔ اسی سبب سے روتا ہے۔ دوسروں نے اس شخص سے کہا کہ ہمارے دل میں عقلمند کی بات زرا بھی اثر نہیں کرتی ہے تو کیسا دل رکھتا ہے کہ رونے لگتا ہے۔ اس نے کہا میں عقلمند کی بات پر نہیں روتا ہوں بلکہ میں نے ایک خصی پالا تھا اور اسکو بہت عزیز رکھتا تھا جب خصی بڈھا ہوگیا مرگیا جسوقت عقلمند بات کرتا ہے اور اسکی داڑھی ہلتی ہے خصی مجھ کو یاد آتا ہے اسلئے کہ وہ بھی ایسی ہی لمبی داڑھی رکھتا تھا۔

حکایت سی و سوم

ایک دن سکندر اعظم نے حاضرین مجلس سے کہا کہ کبھی میں نے کسی کو محروم نہیں کیا۔ جس نے جو بھی مجھ سے مانگا بخش دیا۔ ایک شخص نے اسی وقت عرض کیا کہ آقا! مجھے ایک درم کی ضرورت ہے۔ عنایت کریں۔ سکندر نے فرمایا کہ بادشاہوں سے ایسی بہت معمولی چیز مانگنا بے ادبی ہوتی ہے۔ اس شخص نے کہا کہ اگر بادشاہ کو ایک درم کے دینے میں شرم آتی ہے تو ایک ملک مجھکو بخش دیں۔ سکندر نے کہا تو نے پہلا سوال میرے رتبہ سے کم کا کیا اور دوسرا سوال اپنے رتبہ سے زیادہ کا کیا۔ دونوں سوال نامناسب کئے۔ وہ شخص لاجواب ہوگیا اور شرمندہ ہوا۔

حکایت سی و چہارم

ایک شخص نے اپنے نوکر سے کہا کہ اگر تو صبح سویرے دو کوے ایک جگہ بیٹھے ہوئے دیکھے تو مجھے خبر کرنا کہ میں انکو دیکھوں گا۔ نیک شگون حاصل کروں گا۔ میرا تمام دن خوشی سے گزرے گا۔ مختصر یہ کہ اس کے نوکر نے دو کووں کو ایک جگہ دیکھا اور اپنے مالک کو خبر کی۔ اس کا مالک جب باہر آیا ایک ہی کوے کو دیکھا اور دوسرا کوا اڑ چکا تھا۔ نوکر پر بہت غصہ ہوا۔ اور کوڑے سے مارنے لگا۔ اسی وقت کسی دوست نے اس کے لئے کھانا بھیج دیا۔ نوکر نے عرض کی اے آقا! آپ نے ایک کوے کو دیکھا۔ کھانا پائے۔ اگر دو کوے کو دیکھتے۔ آپ بھی وہی پاتے جو میں پاتا تھا۔

حکایت سی و پنجم

ایک شاعر ایک مالدار کے پاس گیا اور اس کو بہت سراہا۔ مالدار خوش ہوا اور کہا میرے پاس نقد نہیں ہے لیکن غلہ بہت ہے۔ اگر تو کل آئے تو دوں۔ شاعر اپنے گھر گیا اور صبح کے وقت مالدار کے پاس دوبارہ آیا۔ مالدار نے پوچھا کیوں آیا؟ اس نے کہا کل تو نے غلہ دینے کا وعدہ کیا اسی سبب سے دوبارہ آیا ہوں۔ مالدار نے کہا تو عجیب بیوقوف ہے۔ تو نے بات سے مجھکو خوش کیا میں نے بھی تجھکو خوش کر دیا اب کیوں غلہ دوں؟ شاعر شرمندہ ہوا اور واپس لوٹا۔

حکایت سی و ششم

ایک رات کی قاضی نے کسی کتاب میں دیکھا کہ جو شخص چھوٹا سر رکھتا ہے اور لمبی داڑھی۔ بیوقوف ہوتا ہے قاضی خود چھوٹا سر رکھتا تھا اور داڑھی بہت لمبی۔ دل میں سوچا کہ سر کو میں بڑا نہیں کر سکتا ہوں لیکن داڑھی کو چھوٹی کر سکتا ہوں۔ قینچی تلاش کی۔ نہیں پایا۔ مجبوراً آدھی داڑھی کو ہاتھ سے پکڑ لیا اور چراغ کے قریب لے گیا۔ جب بالوں میں آگ لگ گئی تو شعلہ اسکے ہاتھ تک پہونچ گیا۔ داڑھی کو چھوڑ دیا اس کی تمام داڑھی جل گئی قاضی بہت شرمندہ ہوا۔ اس سبب سے کہ جو کچھ کتاب میں لکھا تھا ثابت ہو گیا۔

حکایت سی و ہفتم

دو مصوروں نے آپس میں گفتگو کی کہ ہم دونوں تصویر کھینچیں اور دیکھیں کہ کون عمدہ کھینچتا ہے۔ ایک مصور نے انگور کے ایک گچھے کا نقش کھینچا اور اسکو دروازہ پر لٹکا دیا۔ چڑیاں آئیں اور اس پر چونچ مارنے لگیں۔ لوگوں نے اس تصویر کو بہت پسند کیا اور دوسرے مصور کے گھر گئے۔ اور پوچھا کہ تو نے کہاں تصویر کھینچی ہے؟ اُسنے کہا اس پردہ کے پیچھے۔ پہلے مصور نے چاہا کہ پردہ ہٹائے جب ہاتھ پردہ پر رکھا اسے معلوم ہوا کہ پردہ نہیں ہے بلکہ دیوار ہے جس پر تصویر کھینچی ہوئی ہے۔ دوسرے مصور نے کہا کہ تو نے ایسی تصویر کھینچی کہ چڑیاں دھوکا کھا گئیں اور میں نے ایسی تصویر کھینچی کہ خود مصور دھوکا کھا گیا۔

حکایت سی و ہشتم

ایک دن ایک ظالم بادشاہ تنہا شہر سے باہر نکلا۔ ایک شخص کو درخت کے نیچے بیٹھا دیکھا پوچھا کہ اس ملک کا بادشاہ کیسا ہے؟ ظالم ہے یا انصاف ور؟ اس نے کہا بہت ظالم ہے۔ اُسنے کہا مجھکو پہچانتا ہے؟

اس نے کہا نہیں۔ بادشاہ نے کہا میں ہی اس ملک کا بادشاہ ہوں۔ وہ شخص ڈر گیا اور پوچھا تو مجھکو جانتا ہے؟ بادشاہ نے کہا نہیں۔ اس نے کہا میں صالح سوداگر کا لڑکا ہوں۔ مہینہ میں تین دن پاگل ہوجاتا ہوں آج کا دن انھیں تین دنوں میں سے ایک ہے۔ بادشاہ ہنس پڑا اور اس کو کچھ نہ کہا۔

حکایت سی و نہم

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مناجات کی کہ اے خدا کیا ہی اچھا ہوتا اگر چار چیز ہوتی اور چار چیز نہ ہوتی زندگی ہوتی اور موت نہ ہوتی۔ جنت ہوتی اور دوزخ نہ ہوتی۔ مالداری ہوتی اور فقیری نہ ہوتی۔ تندرستی ہوتی بیماری نہ ہوتی۔ غیب سے آواز آئی کہ اے موسیٰ اگر زندگی ہوتی اور موت نہ ہوتی تو ہماری ملاقات سے کون مشرف ہوتا۔ اگر جنت ہوتی اور دوزخ نہ ہوتی تو ہمارے عذاب سے کون ڈرتا۔ اگر مالداری ہوتی اور فقیری نہ ہوتی تو ہماری نعمتوں کا شکریہ کون اداکرتا۔ اور اگر تندرستی ہوتی اور بیماری نہ ہوتی تو ہم کو کون یاد کرتا۔

حکایت چہلم

ایک دیہاتی ایک گدھا رکھتا تھا۔ بے خرچی کے سبب گدھے کو چرنے کے واسطے ایک باغ میں چھوڑ دیتا تھا باغ کے مالکان گدھے کو پیٹتے تھے۔ اور کھیتی سے باہر ہانک دیتے تھے۔ ایک دن دیہاتی نے ایک شیر کی کھال گدھے کے اوپر باندھ دی۔ رات کے وقت چرنیکے واسطے بھیجا۔ اسکے بعد گدھا ہر رات شیر کی کھال کے ساتھ باغ میں جاتا تھا۔ جو شخص رات میں دیکھتا تھا وہ یقین جانتا تھا کہ یہ شیر ہے۔ ایک رات مالی نے اسکو دیکھا اسکے خوف سے ایک درخت کے اوپر چڑھ گیا۔ اسی بیچ ایک دوسرا گدھا جو پاس ہی میں تھا آواز کی اور دیہاتی گدھے نے بھی اسکی آواز میں آواز ملائی اور گدھوں کیطرح زور زور سے چلانے لگا۔ مالی نے اسکو پہچان لیا اور سمجھ گیا کہ یہ کون ہے۔ درخت سے نیچے اترا اور اس گدھے کو خوب لاتیں مار مار کر ہنکا دیا۔

حکایت چہل و یکم

لوگوں نے بیان کیا ہیکہ حضرت یوسف علیہ السلام قحط کے سالوں میں جسوقت کہ مصر کے بادشاہ تھے۔ روز بروز کمزور

ولاغر ہوتے جاتے۔ اس حال کی وجہ لوگوں نے ان سے پوچھی۔ انھوں نے جواب نہیں دیا۔ اسکے بعد لوگوں نے بہت اصرار کیا تب بتلایا کہ میں ایک پوشیدہ مرض رکھتا ہوں۔ حکیموں نے کہا آپ مرض کی وضاحت فرمائیں تاکہ ہم علاج میں مشغول ہوں۔ انھوں نے کہا سات سال ہوگئے کہ میں بادشاہت کے تخت پر بیٹھا ہوا ہوں اور مصر کے عوام کے اختیار کی باگ ڈور میرے ہاتھ میں سونپ رکھی ہے اور اس مدت میں میرے نفس کو یہ خواہش رہی ہے کہ اس کو جو کی روٹی سے آسودہ کروں اور میں ایسا نہیں کرپایا ہوں۔ لوگوں نے کہا یہ تمام مشقتیں کیوں سہتے ہیں؟ انھوں نے کہا میں بھوکوں اور محتاجوں کی حمایت کرتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ اگر ایک آدمی بھی کسی رات ملک مصر میں بھوکا ہوا اور میں اس رات آسودہ رہوں تو میری قیامت میں پکڑ ہوگی۔

حکایت چہل ودوم

لوگوں نے بیان کیا ہیکہ ایک خواجہ ایک نیک اور خدا ترس غلام رکھتا تھا۔ اچانک بیمار پڑ گیا۔ اس نے منت مانی کی اگر اس بیماری سے شفا پاؤں گا تو اس غلام کو آزاد کروں گا۔ خدا نے اسکو شفا بخش دی۔ خواجہ کو غلام سے بے پناہ محبت تھی اسکو آزاد نہیں کیا اور دوبارہ بیمار پڑ گیا۔ غلام سے کہا کہ تو جا اور حکیم کو بلا لا تاکہ میرا علاج کرے۔ غلام باہر گیا اور لوٹ آیا۔ خواجہ نے کہا حکیم کہاں ہے؟ اس نے کہا حکیم کہتا ہے کہ وہ میری مخالفت کرتا ہے اور وہ جو کچھ کہتا ہے پورا نہیں کرتا ہے۔ میں اس کا علاج نہیں کروں گا۔ خواجہ آگاہ ہوا اور کہا اے غلام حکیم سے کہہ کہ میں مخالفت سے باز آیا اور وعدہ کے توڑنے سے توبہ کیا۔ پھر غلام نے کہا اے خواجہ حکیم کہتا ہے کہ اگر تو پہلے صفت اپنا لے گا تب ہم بھی شفا کا شربت دیں گے۔ خواجہ نے غلام کو آزاد کردیا اور اسی [illegible]ت شفا پاگیا۔

حکایت چہل وسوم

ایک سپاہی دیوان کے پاس اپنی تنخواہ لینے کی غرض سے گیا جو پاس بک کہ وہ رکھتا تھا دیوان کو دکھلایا۔ خزانہ بالکل خالی تھا۔ وزیر کو ایک تدبیر سوجھی اور کہا تیری پاس بک پرانے گانے کی طرح

معلوم ہوتی ہے۔ قابل اعتماد نہیں ہے۔ سپاہی جھنجلا کر اٹھا اور بادشاہ کے پاس گیا اور بڑی بے باکی اور دلیری کیساتھ اس فرمان کو جس پر بادشاہی مہر لگا ہوا تھا سامنے رکھدیا۔ اور گویوں کیطرح آہستہ آواز میں راگ الاپنے لگا اور سر کو اپنے آپ ہلانے لگا۔ جب بادشاہ کی نظر اس سپاہی پر پڑی پوچھا کہ تو کیا کرتا ہے؟ اور کیا چاہتا ہے؟ سپاہی نے کہا بندہ تنخواہ لینے گیا تھا اور فرمان کو دکھلایا۔ وزیر نے کہا کہ تیری پاس بک پرانے گانے کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ اب میں جائزہ لیتا ہوں کہ کس راگ سے مطابقت رکھتی ہے۔ بادشاہ نے اس کا لطیفہ پسند کیا اور بے اندازہ نعمت بخشی۔

حکایت چہل و چہارم

دو آدمیوں نے اپنے مال کو ایک بوڑھی عورت کو سپرد کیا۔ اور کہا کہ جب ہم دونوں آئیں گے لے لیں گے۔ چند روز کے بعد ان میں کا ایک آدمی بوڑھی عورت کے پاس آیا اور کہا کہ میرا ساجھے دار مر گیا اب وہ مال مجھ کو دیدے۔ بڑھیا مجبور ہوگئی اور تھوڑی دیر کے بعد دوسرا آدمی آیا اور مال مانگا۔ بڑھیا نے کہا کہ تیرا ساجھے دار آیا تھا اور تجھکو مُردہ بتایا ہر چند میں نے ٹال مٹول کی لیکن میری بات نہ مانی اور تمام مال لیکر چلا گیا۔ وہ آدمی بڑھیا کو قاضی کے پاس لے گیا اور انصاف طلب کیا۔ قاضی نے تھوڑے غور و فکر کے بعد جان لیا کہ عورت بے قصور ہے۔ حکم دیا کہ تو نے اول شرط یہی رکھی تھی کہ جب ہم دونوں ساجھے دار آئیں گے مال لے جائیں گے پس تو اپنے ساجھے دار کو ڈھونڈ لا اور مال لے جا۔ تنہا کیسے پائے گا؟

حکایت چہل و پنجم

ایک فقیر ایک سبزی فروش کی دکان پر گیا اور خرید نے میں جلد بازی کی۔ سبزی فروش نے فقیر کو گالی دی۔ فقیر کو غصہ ہوا اور ایک جوتا سبزی فروش کے سر پر دے مارا۔ سبزی فروش کوتوال کے پاس گیا اور شکایت کی۔ کوتوال نے فقیر کو بلا کر پوچھا کہ تو نے کیوں سبزی فروش کو مارا؟ فقیر نے کہا کہ سبزی فروش نے مجھکو گالی دی۔ کوتوال نے کہا اے فقیر تو نے بہت بڑی غلطی کی لیکن چونکہ تو فقیر ہے اسلئے تجھکو سزا نہیں دونگا۔ جا۔ آٹھ آنے سبزی فروش کو دیدے

کیوں کہ تیری غلطی کی سزا یہی ہے۔ فقیر نے ایک روپیہ اپنے جیب سے نکال کر کوتوال کے ہاتھ پر رکھدیا اور ایک جوتا کوتوال کے سر پر دے مارا اور کہا اگر ایسا ہی انصاف ہے تو آٹھ آنے تو لے اور آٹھ آنے اس کو دیدے۔

حکایت چہل و ششم

ایک بادشاہ نے کسی دشمن کے مقابلے میں فوج بھیجی وہ فوج شکست کھا گئی۔ ایک شخص نے جلدی سے بادشاہ کے پاس جاکر خبر دی کہ تمہاری فوج، فتح یاب ہوگئی۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور دو روز کے بعد شکست پانیکی خبر ملی۔ بادشاہ نے اس شخص کو سزا دینا چاہی۔ اس نے عرض کیا کہ اے حضور! میں سزا کے لائق نہیں ہوں کیونکہ میں نے دو روز تم کو خوش رکھا۔ تم کیوں مجھکو ناخوش کرتے ہو؟ بادشاہ نے یہ لطیفہ پسند کیا اور اس کو انعام دیا۔

حکایت چہل و ہفتم

ایک کنجوس نے ایک دوست سے کہا ایک ہزار روپیہ میرے پاس ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ روپیہ شہر کے باہر کہیں مٹی میں چھپادوں۔ اور تیرے سوا اور کسی کو یہ بھید نہ بتلاؤں۔ مختصر یہ کہ دونوں شہر کے باہر جاکر ایک درخت کے نیچے اس روپیہ کو چھپا دیا۔ چند روز کے بعد وہ بخیل تنہا اس درخت کے نیچے گیا اور روپیہ کا کوئی نشان نہ پاکر دل میں سوچا کہ اس دوست کے سوا کوئی اور نہیں لے گیا ہے۔ لیکن اگر اس سے پوچھوں گا تو ہرگز اقرار نہیں کرے گا۔ پس وہ اسکے گھر گیا اور کہا بہت زیادہ روپیہ مجھے ہاتھ لگا ہے میں چاہتا ہوں کہ اسی جگہ چھپادوں۔ پس اگر تو کل آئے تو ساتھ چلیں۔ وہ دوست بہت زیادہ روپیہ کی لالچ میں اس پہلے روپیہ کو اس جگہ دوبارہ لے جاکر چھپادیا اور بخیل دوسرے دن اس جگہ تنہا گیا۔ اپنا روپیہ پا گیا اور اپنی حکمت کو پسند کیا اور پھر کبھی دوستوں کی دوستی پر بھروسہ نہیں کیا۔

حکایت چہل و ہشتم

ایک شخص جو کا جارہا تھا۔ ایک دیہاتی کو دیکھا کہ دریا کے کنارے پر کھانا کھارہا ہے۔ اسکے نزدیک گیا اور کہا میں تیرے گھر کی طرف سے آرہا ہوں۔ دیہاتی نے پوچھا کہ میرے

بال بچے اور اونٹ وغیرہ تمام خیریت سے ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ دیہاتی کو اطمینان ہو گیا
اور پھر اس شخص پر نظر نہیں کی۔ اس شخص نے کہنا شروع کیا کہ اے دیہاتی یہ کتا جو کہ اس وقت
میرے سامنے بیٹھا ہے اگر تیرا کتا زندہ رہتا تو ایسا ہی ہوتا۔ دیہاتی نے سر اٹھایا اور کہا میرا
کتا کس وجہ سے مر گیا؟ اس نے کہا اونٹ کا گوشت بہت کھا گیا تھا۔ اس نے پوچھا اونٹ
کیسے مر گیا؟ کہا تیری بیوی مر گئی اسی سبب سے کسی نے اس کو چارہ اور پانی نہیں دیا۔
اس نے پوچھا بیوی کیسے مر گئی؟ کہا تیرے لڑکے کے غم میں بہت روئی اور اپنے سر اور
سینے پر پتھر دے مارا۔ اس نے پوچھا لڑکا کیسے مر گیا؟ کہا مکان اسکے اوپر گر پڑا۔ دیہاتی
نے جب یہ گھر کی بربادی کا احوال سنا۔ مٹی سر پر ڈال لی اور کھانے کو وہیں چھوڑ دیا۔ اور
اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ وہ شخص اس حکمت سے کھانا پا گیا۔

حکایت چہل و نہم

کچھ تاجر بادشاہ کے پاس گئے اور گھوڑوں کو اس کے
سامنے پیش کیا۔ بادشاہ نے بہت پسند کیا اور خرید ا اور قیمت
سے ایک لاکھ روپیہ زیادہ ان تاجروں کو دیا اور فرمایا کہ اپنے دیس سے دوبارہ گھوڑوں کو
لاؤ۔ تاجر رخصت ہوئے۔ ایک دن بادشاہ نے خوشی اور سرمستی کے عالم میں وزیر سے کہا
کہ تو تمام بیوقوفوں کے نام لکھ ڈال۔ وزیر نے عرض کی کہ اس سے قبل ہی میں نے لکھ لیا ہے
اور سر فہرست حضور کا نام ہے۔ بادشاہ نے پوچھا کیوں؟ اس نے کہا کہ تاجروں کو ایک لاکھ روپیہ
گھوڑوں کے لانے کے واسطے بغیر کسی ضمانت اور ان کے نام و پتہ کے عنایت کر دیا گیا۔ جو
بیوقوفی کی علامت ہے۔ بادشاہ نے کہا اگر تاجر گھوڑوں کو لائے تو کیا کرنا چاہیئے؟ اس نے
کہا اگر وہ تاجر گھوڑے لاتے ہیں تو حضور کا نام بیوقوفوں کی فہرست سے خارج کر دوں گا۔
اور ان تاجروں کا نام اس جگہ لکھ دوں گا۔

حکایت پنجاہم

ایک شخص نے بہت سا مال ایک صراف کے حوالہ کر دیا۔
اور سفر کو چلا گیا۔ جب واپس آیا تقاضا کیا۔ صراف نے
انکار کر دیا اور قسم کھایا کہ تو نے مجھکو کچھ نہیں دیا ہے۔ وہ شخص قاضی کے پاس گیا اور اپنا

احوال کہا۔ قاضی غور و فکر کے بعد فرمایا کسی سے مت کہنا کہ فلاں صراف میرا مال نہیں دیتا ہے۔ میں تیرے مال کی کوئی نہ کوئی تدبیر کروں گا۔ قاضی نے اس صراف کو بلایا اور کہا کہ بہت سارے کام میرے سامنے آگئے ہیں۔ میں انہیں تنہا نہیں کرسکتا۔ میں تجھکو اپنا قائم مقام بنانا چاہتا ہوں۔ اسلئے کہ تو ایماندار ہے۔ صراف نے قبول کرلیا اور بہت خوش ہوا۔ جب گھر گیا قاضی نے اس شخص کو بلایا اور کہا کہ تو اب اپنا مال اس صراف سے مانگ ضرور دے گا۔ وہ شخص مذکورہ صراف کے پاس گیا۔ صراف نے یونہی اس کا چہرہ دیکھا کہا آ تو بہت خوب آیا میں تیرا مال بھول گیا تھا۔ رات مجھکو یاد آیا۔ مختصر یہ کہ اس نے مال اسکو دیدیا۔ اور نائب ہونیکے لالچ میں قاضی کے پاس گیا۔ قاضی نے کہا میں آج بادشاہ کے پاس گیا تھا۔ میں نے سنا کہ وہ مجھکو کوئی بڑا کام سپرد کرنا چاہتا ہے۔ خدا کا شکر ادا کر کہ تو اب بہت بڑا مرتبہ پائے گا۔ اب میں اپنے لئے دوسرا نائب تلاش کروں گا۔ القصہ قاضی نے اسکو اس بہانے سے رخصت کیا۔

حکایت پنجاہ و یکم

ایک دن ایک بادشاہ وزیر کے ساتھ تفریح کیلئے گیا۔ ایک کھیت میں پہونچا اور گندم کے درخت دیکھے جو آدمی کے قد سے زیادہ لمبے تھے۔ بادشاہ کو بہت تعجب ہوا اور کہا میں نے ایسے لمبے گندم کے درخت کبھی نہیں دیکھے ہیں۔ وزیر نے عرض کی کہ اے حضور! میرے وطن میں گندم کے درخت ہاتھی کے قد کی طرح بلند ہوتے ہیں بادشاہ نے ہنس دیا۔ وزیر نے دل میں سوچا کہ بادشاہ نے میری بات کو جھوٹ سمجھ لیا اسی وجہ سے ہنس پڑا۔ جب تفریح سے واپس آیا اپنے وطن کے لوگوں کے نام گندم کے چند ایسے درخت کیلئے خط لکھا۔ جب خط وہاں پہونچا گندم کی فصل گزر چکی تھی۔ القصہ ایک سال کے بعد گندم کے درخت وہاں پہونچے۔ وزیر بادشاہ کے سامنے لیگیا۔ بادشاہ نے پوچھا کیوں لایا؟ اُسنے عرض کی کہ گذشتہ سال میں نے ایک دن عرض کیا تھا کہ گندم کے درخت ہاتھی کے قد کی طرح بلند ہوتے ہیں۔ اس پر حضور نے ہنس دیا تھا۔ میں نے دل میں سوچا کہ آپ

نے میری بات کو جھوٹ سمجھا۔ اپنی بات کی تصدیق کیلئے لایا ہوں۔ بادشاہ نے کہا کہ اب میں نے یقین کرلیا لیکن کبھی بھی تو کسی کے سامنے ہرگز ایسی بات مت کہنا کہ وہ ایک سال کے بعد یقین کرے۔

حکایت پنجاہ ودوم

ایک سوار ایک شہر میں گیا۔ اُسنے سنا کہ یہاں چور بہت ہیں۔ رات کے وقت گھوڑے کے مالک سے کہا کہ تو سوجا میں جاگتا رہوں گا۔ اسلئے کہ مجھ کو تجھ پر بھروسہ نہیں ہے۔ سائیں نے کہا اے حضور! یہ کیسی بات ہے؟ مجھے پسند نہیں کہ میں سویا رہوں اور مالک بیدار رہے۔ میں کبھی ایسا نہیں کروں گا۔ مختصر یہ کہ اس کا مالک سوگیا اور ایک پہر کے بعد بیدار ہوا۔ سائیں سے کہا تو کیا کرتا ہے؟ اُسنے کہا میں سوچ رہا ہوں کہ خدا نے زمین کو پانی پر کیسے قائم کیا؟ اس نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ چور آئیں اور تجھکو خبر نہ ہو۔ اس نے کہا اے حضور! اطمینان رکھو۔ میں خبردار ہوں۔ سوار پھر سوگیا۔ اور آدھی رات کے بعد بیدار ہوا۔ پوچھا کہ اے سائیں کیا کرتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں سوچ رہا ہونکہ خدا نے آسمان کو کھمبوں کے بغیر کیسے قائم کیا ہے؟ اس نے کہا میں تیرے اس غور و فکر سے ڈرتا ہوں کہ خدانخواستہ چور آئیں اور گھوڑے کو چرالے جائیں۔ اگر تو سونا چاہتا ہے تو سورہ میں جاگتا رہوں گا۔ اس نے کہا مجھکو نیند نہیں آرہی ہے۔ سوار سوگیا اور جب ایک گھنٹہ رات باقی رہ گئی بیدار ہوا۔ سائیں سے پوچھا تو کیا کرتا ہے؟ اُسنے کہا میں اس فکر میں ہوں کہ چور گھوڑے کو تو چرا کرلے گئے اب کل زین کو میں اپنے سر پر رکھوں گا یا صاحب؟

حکایت پنجاہ وسوم

ایک عقلمند نے ہزار روپئے ایک عطار کے حوالے کئے اور سفر کو چلا گیا۔ مدت کے بعد سفر سے واپس آیا اور اپنے روپے عطار سے مانگے۔ عطار نے کہا تو جھوٹ بولتا ہے تو نے مجھکو نہیں دیا ہے۔ عقلمند اس سے الجھ پڑا۔ لوگ جمع ہوگئے اور عقلمند کو جھٹلایا

اور کہا یہ عطار بہت ایماندار ہے۔ کبھی اسنے خیانت نہیں کی ہے۔ اگر تو اس سے جھگڑا کرے گا تو تجھے سزا ملے گی۔ عقلمند مجبور ہوگیا اور اپنا احوال ایک کاغذ پر لکھا اور بادشاہ کو پیش کیا۔ بادشاہ نے حکم دیا۔ جا۔ عطار کی دکان کے سامنے تین دن تک بیٹھ۔ اور اس سے کچھ مت کہہ۔ چوتھے دن میں اس طرف سے گزروں گا۔ تجھکو سلام کروں گا۔ سلام کے جواب کے سوا اور کچھ مجھ سے مت کہنا۔ جب اس جگہ سے میں چلا جاؤں تو اپنا روپیہ عطار سے مانگنا۔ وہ جو کچھ کہے مجھ کو خبر کرنا۔ عقلمند بادشاہ کے حکم کے مطابق عطار کی دکان پر بیٹھ گیا۔ چوتھے دن بادشاہ بڑے جاہ و جلال کیساتھ اس طرف گیا جب عقلمند کو دیکھا۔ گھوڑے کو روکا اور عقلمند سے سلام کیا۔ عقلمند نے سلام کا جواب دیا۔ بادشاہ نے فرمایا اے بھائی! کبھی تو میرے پاس نہیں آتا ہے۔ اور اپنا کوئی احوال مجھے نہیں کہتا ہے۔ عقلمند نے تھوڑا سر ہلایا اور پھر کچھ نہ کہا۔ عطار نے یہ سب کچھ دیکھا اور ڈرنے لگا۔ جب بادشاہ گیا۔ عطار نے عقلمند سے کہا کہ جس وقت تو نے روپیہ میرے حوالہ کیا میں کہاں تھا، کون شخص میرے پاس موجود تھا؟ پھر سے بتلا شاید میں بھول گیا ہوں گا۔ عقلمند نے تمام احوال پھر سے کہا۔ عطار نے کہا تو سچ کہتا ہے اب مجھکو یاد آیا۔ مختصر یہ کہ ہزار روپئے اسنے عقلمند کو دیئے۔ اور بہت عذر پیش کئے۔

حکایت پنجاہ وچہارم

ایک بیوقوف حکیم خود کو سب سے افضل سمجھتا تھا۔ ایک مرتبہ کسی محفل میں اپنی زبان سے اپنی ہی تعریف کررہا تھا۔ اور اس نے کہا کہ جو چیز تلخ ہوتی ہے وہ گرم ہوتی ہے۔ ایک بہت ماہر حکیم محفل میں موجود تھا اس نے کہا جو کوئی بغیر تجربہ کے کوئی بات زبان پر لاتا ہے۔ خود کو نقصان کیطرف لے جاتا ہے۔ کیوں کہ مُر (تلخ دوا) کی خاصیت جاڑے کے موسم میں تیرے دعوے کے خلاف ہے۔

حکایت پنجاہ وپنجم

لوگوں نے بیان کیا ہیکہ جب شاہ محمد نے ہندوستان اور فارس کو فتح کرلیا اور اپنے قبضہ میں لایا۔ اور جو مغرب کے ملک کا ارادہ ایک مدت سے پختہ کئے ہوئے تھا۔ ختم کردیا۔ ایک عورت اسکے سامنے حاضر ہوئی۔ اور کہا پارس کے عراق کے ضلع میں ڈاکوؤں نے میرے لڑکے کو مار ڈالا اور اسکا

سامان لوٹ لے گئے۔ بادشاہ نے کہا ملک سے بہت دور ہے۔ کیسے انصاف کیا جاسکتا ہے؟ عورت نے کہا حضور والا! اس دور و دراز ملک کے بادشاہ کیسے ہو گئے؟ بادشاہ ہنسا اور مظلومہ کے انصاف تک پہونچا۔

حکایت پنجاہ و ششم

لوگوں نے بیان کیا ہیکہ فلاندرس شہر میں ایک معمار ایک دیوار کی بلندی سے ایک آدمی کے سر پر گر پڑا۔ بیچارہ اسی وقت مرگیا۔ اور معمار سلامت رہ گیا۔ اسکے وارثوں نے اس کا دامن پکڑ لیا۔ اور خون کا دعویٰ حاکم کے سامنے کیا۔ اُسنے حکم دیا کہ خون کا معاوضہ لے لیں کیونکہ کوئی شخص موت سے پہلے نہیں مرتا ہے۔ وہ لوگ راضی نہیں ہوئے اور بیکار کوشش کی گئی۔ حاکم نے جان لیا کہ جہالت کو جہالت کے سوا شکست نہیں دیا جاسکتا۔ اور لوہے کو بغیر آہن کے نرم نہیں کیا جاسکتا۔ اسنے کہا۔ وارثوں میں سے ایک کوٹھے پر چڑھ جائے اور اس آدمی کے سر پر خود کو گرادے تاکہ وہ مرجائے۔ اور فتنہ ختم ہوجائے۔ وعویدار مجبور ہوگئے اور دعویٰ کے نام پر لب سی لئے اور اس کے خون کے خیال سے درگزر ے۔

حکایت پنجاہ و ہفتم

حلب کے بادشاہ کو ایک ایسی ضرورت آپڑی کہ سفر کرنا اسکے لئے لازمی ہوگیا۔ جونہی شہر سے باہر نکلا تھا۔ ایک بوڑھی عورت اسکے راستے میں حائل ہوگئی اور کہا خدا کیلئے تھوڑی دیر رک اور اس ظلم و ستم میں ڈوبی ہوئی عورت کو ظلم و ستم کے بھنور سے نجات کے ساحل پر نکال دو۔ بادشاہ نے کہا تھوڑا صبر کر کیونکہ فرصت کی کمی اس کام کیلئے مانع ہے۔ بڑھیا نے کہا اگر تو کمزوروں کے برداشت کی طاقت نہیں رکھتا ہے تو خود کو بادشاہ کیوں شمار کرتا ہے۔ بادشاہ کو اس کا لطیفہ پسند آیا اور اس پر توجہ دی اور ظلم و ستم سے اسکو نجات بخشی۔ **بیت**

جن بادشاہوں نے خدا کے راستے کو پالیا ہے :: راستے کے تمام تنکوں کو چن لیا ہے۔

حکایت پنجاہ و ہشتم

ایک بیوقوف نے بہت سامال پایا۔ اور خام خیالی کی بنا پر یہ سوچ لیا کہ میں ساٹھ سال سے زیادہ زندہ نہیں رہونگا

پس یہی بہتر ہے کہ اپنا روپیہ خرچ کر ڈالوں کیونکہ میرے بعد لوگ برباد کردیں گے۔ اور میں قبر میں افسوس کروں گا۔ مختصر یہ کہ تھوڑے ہی دنوں میں ان روپیوں کو برباد کر دیا۔ اور اسکی عمر ساٹھ سے آگے گزر گئی۔ گلی گلی بھیک مانگنے لگا۔ اور کہتا تھا اے نیک لوگو! میرا مال خیام خیالی کے سبب ہاتھ سے چلا گیا۔ خدا کیواسطے کچھ ہی سہی مجھے دو اور میری مدد کرو۔

حکایت پنجاہ و نہم

ایک ملاح نے ایک شخص کو بندوق سے مار ڈالا۔ مقتول کے وارثوں نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال دیئے اور چین کے بادشاہ کے سامنے حاضر کیا۔ ایک وکیل نے گواہوں میں سے کسی ایک سے پوچھا کہ تو مدعی کا گواہ ہے یا مدعا علیہ کا؟ اسنے کہا میں اس کا مطلب نہیں سمجھتا ہوں۔ لیکن جس نے کہ اسکو قتل کیا ہے اسے میں پہچانتا ہوں اور اسی کا گواہ ہوں۔ وکیل نے کہا تو عجیب آدمی ہے ابھی تک مدعی اور مدعا علیہ کو نہیں جانتا ہے اور اسکی گواہی دیتا ہے۔ پھر پوچھا کہ تیرا جہاز کس طرف ہے؟ اُسنے کہا بنکل کے پیچھے۔ وکیل نے کہا، "پس بنکل" کس سمت کو کہتے ہیں؟ ملاح نے کہا آپ عجیب آدمی ہیں کہ ابھی تک پس بنکل سے واقف نہیں ہیں اور سوال کرتے ہیں۔

حکایت شصتم

ایک دیہاتی روزانہ پانچ روٹی خریدتا تھا۔ ایک دن ایک شخص نے پوچھا کہ تو روزانہ پانچ روٹی خریدتا ہے آیا کھاتا ہے یا پھینک دیتا ہے اس نے کہا ایک پھینک دیتا ہوں اور ایک سے قرض ادا کرتا ہوں۔ ایک اپنے لئے رکھتا ہوں۔ اور دو قرض دیتا ہوں۔ سوال کرنے والا ان مسئلوں سے حیرت میں پڑ گیا اور کہا ان پہیلیوں کا کیا مطلب ہوگا؟ دیہاتی نے کہا جو اپنے لئے رکھتا ہوں خود کھاتا ہوں اور جو پھینک دیتا ہوں ساس کو دیتا ہوں۔ اور جس سے قرض ادا کرتا ہوں۔ باپ کو کھلاتا ہوں کیونکہ بچپن میں اس نے بھی قرض دیا تھا۔ اور جو قرض دیتا ہوں دو بیٹوں کو عطا کرتا ہوں کہ بڑھاپے میں کام آئے گا۔

حکایت شصت و یکم

ایک سوداگر اسپانیاں سے امریکا پہونچا۔ بادشاہ کے متعلقین میں سے ایک شخص نے اس کا تمام مال لوٹ لیا۔ سوداگر نے ہر چند آہ و فریاد کی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ وہ مسافر آدمی مجبور ہو گیا۔ اور اسی کانٹے

بھرے جنگل میں ٹھہر گیا تاکہ شاید کوئی اس کی فریاد کو پہونچے اور اس کے ساتھ انصاف کرے۔ ایک مدت کے بعد اس جنگل کا بادشاہ اسکے پاس سے گزرا۔ مظلوم نے گستاخی اور بہادری سے اسکے گھوڑے کی لگام پکڑلی اور فریاد کی کہ اس نامراد کا انصاف کر۔ ایک مدت گزر گئی کہ میں تیری آمد کا انتظار کر رہا ہوں۔ اور تیرا پتہ معلوم کر رہا ہوں۔ بادشاہ اس تباہ حال کی دلیری پر متغیر ہوا اور پوچھا کہ تو نے کیسے مجھکو پہچانا اور کیسے میرے نام کی قرعہ اندازی کر لی کہ میں ملک کا حاکم ہوں اور اقلیم کا بادشاہ ہوں؟ فریادی نے کہا محفل کی لگن کی شمع کو پروانوں کی بھیڑ تاریک نہیں کر سکتی۔ اور رات کو روشن کرنے والے چاند کا منور چہرہ ستاروں کی بھیڑ سے خیرہ نہیں ہو سکتا۔

حکایت شصت ودوم

ایک آدمی کے دماغ میں نشہ کی تمنا ہوئی۔ مے فروش کی دکان پر گیا۔ اور ایک جام شراب مانگا۔ میفروش بڑا غصہ ور اور بد دماغ تھا۔ جام کو شراب سے پُر کر کے آدمی شراب زمین پر گرادی۔ اور باقی آدھا جام اس آدمی کو دیکر کچھ تلخ بات کہی۔ اس آدمی نے نیک ذات اور بردبار ہونیکی وجہ سے اسکی گستاخی کو برداشت کر لیا۔ اور غصہ پیتے ہوئے بڑی شفقت کے ساتھ پوچھا کہ اے عزیز! تو نے کیوں ایسا کیا اور شراب گرادی؟ اس نے کہا بیوقوف تو نہیں جانتا ہیکہ یہ خوش قسمتی اور خوش بختی کا شگون ہے؟ اب تو بخش مقام پر پہونچے گا۔ اور قدر و منزلت پالے گا۔ وہ شریف آدمی اس عجیب واقعات سے بہت متعجب ہوا۔ پھر بھی صبر سے کام لیا اور اسکو کوئی رنج نہیں پہونچایا۔ اور کچھ پیسے اسکو دیئے کہ تھوڑا پنیر لا۔ بادہ فروش کمرہ کے اندر گیا اس شریف آدمی نے اسکے شراب کے خم کو اوندھا کر دیا اور شراب کو زمین پر گرادیا۔ میفروش جب واپس آیا اور ایسا حال دیکھا سخت برہم ہوا اور ساتھ اس کے گریبان میں ڈالا اور نقصان کا بدلہ طلب کیا۔ اور اس آدمی نے کہا تو نے ہی کہا تھا کہ شراب کا گرانا نیک شگون ہے تو اب کیوں برہم ہو گیا؟
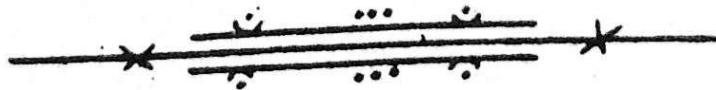
نصائح

نصیحت اول علم تمام دولت سے بہتر ہے۔ علم عزت اور دولت کا سبب ہے۔ کسی چیز کا جاننا اسکے نہ جاننے سے بہتر ہے۔ حسب اور نسب بغیر علم کے ادھورا ہے۔ ایک عالم جہاں کہیں جاتا ہے لوگ اسکی عزت اور اسکا احترام کرتے ہیں۔ بزرگی کا سرمایہ عقل اور ادب ہے نہ کہ اصل اور نسب۔ آدمی کو نسب علم و ہنر سے درست کرنا چاہیئے نہ باپ سے۔ بغیر عمل کے علم بغیر شہد کے موم کی مانند کوئی لذت نہیں رکھتا ہے۔ تو جو کچھ نہیں جانتا ہے اسکے پوچھنے میں شرم مت محسوس کر۔ **نصیحت دوم** انسان کا بہتر بن سرمایہ ادب ہے بہتر بن تحفہ نصیحت ہے۔ عیب ظاہر کر کے نصیحت کرنا محبت کی علامت ہے۔ دوستوں کا فرض نصیحت کرنا ہے اور نیک بختوں کا فرض نصیحت سننا ہے۔ جو کوئی بزرگوں کی نصیحت نہیں سنتا ہے وہ اپنی ہلاکت میں کوشاں ہوتا ہے۔ **نصیحت سوم** نرمی اور ملائمت اتحاد اور دوستی کا سبب ہے۔ ہر آدمی سے عاجزی بھلی لگتی ہے۔ اور دولت مند سے زیادہ بھلی۔ شکر گزاری نعمت کی زیادتی کا سبب ہے۔ جس نے صبر اختیار کیا جلد مقصد کو پہونچ گیا۔ جو اپنا کام خدا کے سپرد کرتا ہے حسب منشاء پیدا ہوتا ہے۔ دشمن کے ساتھ نرمی اچھی ہے۔ درد والا دوا کو پہونچتا ہے۔ **نصیحت چہارم** صحبت کا اثر ضروری ہے۔ کتاب کی دوستی سب سے بہتر ہے۔ بیوقوفوں کی صحبت سے صحرا نوردی زیادہ بہتر ہے۔ نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھ۔ بروں کی صحبت سے پرہیز کر۔ جاہلوں کی صحبت سے دور رہ کیوں کہ جاہلوں کی صحبت جان کی مصیبت ہے۔ نیکوں کی صحبت کے بیشمار فائدے ہیں۔ بروں کی صحبت نہایت نقصان دہ ہے۔ بروں کی صحبت جلد اثر کرتی ہے۔ اور اس کا نقصان تھوڑے ہی دنوں میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ جو شخص بروں کے ساتھ بیٹھتا ہے نیکی نہیں دیکھتا ہے۔ **نصیحت پنجم** سچائی اپنا شعار کر۔ سچے لوگوں کے دوست بہت ہوتے ہیں۔ ع۔ سچائی خدا کی خوشنودگی کا سبب ہے۔ سچ بولنے کو کبھی نقصان نہیں پہونچتا ہے۔ جو غلطی کر اس کا اقرار کر۔ انکار مت کر۔ دیندار لوگ سب کے نزدیک عزیز ہیں بے ایمان ہر حال میں مردود ہے۔ اور خدا کی مخلوق اس سے ناخوش۔

نصیحت ششم جھوٹ بولنے والا ہمیشہ ذلیل و رسوا ہوتا ہے۔ جو شخص جھوٹ بولنے میں مشہور

ہو جاتا ہے اگر وہ سچ بھی کہتا ہے لوگ اعتبار نہیں کرتے ہیں۔ خوشحالی میں سبھی دوست ہوتے ہیں۔ اور افلاس میں دوستی کا امتحان ہے۔ وقت ایک نایاب چیز ہے جب چلی جاتی ہے واپس نہیں آتی ہے۔ کاموں میں عجلت اور جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ جو بھی کام کر عقلمندوں کے مشورہ سے کر۔ اگر عیب کی تحقیق کے بغیر کسی پر اعتبار کرتا ہے تو حقیقت پوشیدہ رہتی ہے۔ بغیر سوچ سمجھے کام نہیں کرنا چاہیئے۔ اور کھانے پینے کیواسطے وقت کا تعین ضروری ہے۔ **نصیحت ہفتم** گفتگو کے دوران بات کرنا عیب ہے۔ جو بھی کام کرتا ہے دل لگا کر کرنا چاہیئے۔ بیکار بات کرنا عیب ہے۔ بیہودہ بات سے خاموشی زیادہ بہتر ہے۔ برا خیال عقل کو تباہ کر دیتا ہے۔ اور بری بات زبان کو خراب کر دیتی ہے۔ قسم کھانا برا ہے۔ ماں باپ کی فرمانبرداری واجب ہے۔ بزرگوں کی بات پر عمل ضروری ہے۔ عیب نکالنا بھی عیب ہے۔ اپنا فائدہ اور دوسرے کا نقصان چاہنا بیوقوفی ہے۔ کسی کی تکلیف اور ایذا کے درپے نہیں ہونا چاہیئے تکلیف پہونچانا اچھا نتیجہ نہیں رکھتا ہے۔ **نصیحت ہشتم** کسی کے دل کو تکلیف مت پہونچا۔ اپنے گناہ کو لوگوں سے چھپا سکتا ہے لیکن خدا سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتا ہے۔ آدمی اپنے گناہ کو یاد نہیں رکھتا ہے۔ لیکن خدا کے سامنے سب موجود ہے۔ آج کے کام کو کل پر نہیں ٹالنا چاہیئے۔ موت کو ہر وقت موجود سمجھ۔ نیکنامی کی موت بدنامی کی زندگی سے بہتر ہے۔ کرم ہر حال میں پسندیدہ ہے۔ انصاف دولت کی ترقی کا سبب ہے۔ ظلم حکومت کی بنیاد کو اکھاڑ دیتا ہے۔ جان کی حفاظت سب سے مقدم ہے **نصیحت نہم** جو راز کہ تو رکھتا ہے پوشیدہ بہتر ہے۔ کیونکہ راز کے محرم دنیا میں کم ہیں۔ عورتوں سے اپنا راز کھولنا بیوقوفی ہے۔ نیکی کا پھل نیکی ہے اور برائی کا پھل برائی ہے۔ جو کوئی برائی کرتا ہے اسے نیکی کی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ عقلمند دشمن بیوقوف دوست سے بہتر ہے۔ دشمن سے پرہیز کرنا چاہیئے اور دشمن کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیئے۔ **نصیحت دہم** آدمی کو چاہیئے کہ ہمت بلند رکھے۔ اور نیک ارادہ۔ فتح اور کامیابی کی علامت بلند ہمتی ہے۔ مشقت برداشت کرنے سے مت ڈر۔ سخاوت عبادت سے بہتر ہے۔ گناہ کو بخش دینا عمدہ عادت ہے۔ جب وعدہ کرا سے پورا کر نیکی کو شش کر۔ تا کہ دوست اور دشمن کو تجھپر اعتماد ہو۔ معافی بلند ہمتی کی علامت ہے۔ اور سب کو برابر جاننا سرداری کی علامت ہے۔ بد چلنی اور ترش روئی مخالفت کا سبب ہے۔ اپنی عزت کے بڑھانیکے لئے اپنی تعریف خود

کرنا ذلت اور رسوائی کا سبب ہوتا ہے۔ **نصیحت یازدہم** | تکبر آدمی کو ذلیل اور بےعزت کر دیتا ہے۔ جو کچھ اپنے لئے ناپسند کرتا ہے دوسرے کیلئے مت ناپسند کر۔ جو فطری طور پر برا ہے اس سے نیکی کی امید مت رکھ۔ بیوقوف کو تعریف اچھی لگتی ہے۔ بیوقوفی کی بیجا تعریف کرنا انکو گمراہ کرتا ہے۔ ایسا نہیں کہ جو خوبصورت ہے وہ خوب سیرت بھی ہے۔ جسکو خوشامد پسند آئی وہ خود کو بھول گیا۔ لالچ برا ہے۔ زیادہ منافع کی لالچ میں اصل پونجی بھی چلی جاتی ہے۔ **نصیحت دوازدہم** | ذوالنون مصریؒ سے لوگوں نے پوچھا کہ عبادت کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہر حال میں خود کو اس کا بندہ سمجھ۔ کیونکہ وہ ہر حال میں تیرا مالک ہے۔ اس خدا کی قسم کہ جسکی آقائی میں کوئی عیب نہیں ہے، چاہیئے کہ اسکی بندگی اور اطاعت میں ہم جیسے لوگوں سے بھی کوئی کوتاہی نہ ہو۔ **نصیحت سیزدہم** | جسوقت دو کام ایسے جو باہم ایک دوسرے کے ضد ہیں۔ اچانک تجھے درپیش ہیں۔ اور تو نہیں جانتا ہیکہ ان دو میں سے کون صحیح اور درست ہے جسے کرے۔ اور کسکو چھوڑ ہیکہ وہ غلط اور جھوٹا ہے۔ ایسی صورت میں دیکھ کہ ان دو کاموں میں سے کونسا کام تیری خواہش نفسانی سے زیادہ قریب ہے۔ اسکی مخالفت کر اور عمل میں مت لا۔ اسلئے صحیح اور درست آدمی کی خواہش نفسانی کے خلاف کرنے میں ہے۔ **نصیحت چہاردہم** | جو شخص کڑوی بات کہنے والا منہ بگاڑنے والا۔ اور بری عادت والا ہوتا ہے۔ تمام لوگ اسکو دشمن سمجھتے ہیں جو شخص جھوٹ نہیں بولتا ہے وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے اور لوگوں کو تکلیف نہیں پہونچاتا ہے تمام لوگ اسکو دوست رکھتے ہیں۔

نصیحت پانزدہم | چار چیز بزرگی کی دلیل ہے۔ علم کو عزیز رکھنا۔ اور برے کو نیکی سے نپٹنا۔ اور غصہ کو ضبط کرنا اور درستی کیساتھ جواب دینا۔ **نصیحت شانزدہم** | عقلمند ترین وہ شخص ہے جو زمانہ کی ناموافقت سے عاجز نہ ہو۔ اور بلند ہمت وہ شخص ہے جو دنیا کی نعمت کے بدلے آخرت کی نعمت قبول کرے۔ اور بیوقوف وہ شخص ہیکہ تواضع کرے ایسے شخص کیساتھ جو اسکی تواضع کو خراب کر دیتا ہے۔ اور ایسے شخص کی قربت مت ڈھونڈ جو تجھسے بیزار رہتا ہے۔ **نصیحت ہیجدہم** | حکیم سقراط کہتا ہیکہ جو بدن فاسد مادوں سے پاک نہیں ہے۔ تو جو بھی غذا اسکو دیتا ہے مرض کے مادہ کی زیادتی کا سبب ہوتا ہے۔ اور یہ ایک راز ہے اس لئے کہ اگر نفس ناطقہ میرے اخلاق سے پاک نہیں ہوتی ہے۔ مختلف فنون کی تعلیم اس کیلئے فتنہ وفساد کی زیادتی کا سبب ہوتی ہے۔

نصیحت نوزدہم | ہندوستان کے حکیموں نے کہا ہیکہ دوستی چار درجے رکھتی ہے۔ **درجہ اول**:۔ وہ ہے جو کہ دوست کے گھر جاتی ہے اور دوست کو اپنے گھر لاتی ہے۔ جب وہ مرتبہ ملجاتا ہے تو چوتھائی دوستی حاصل ہو جاتی ہے

کرنا ذلت اور رسوائی کا سبب ہوتا ہے۔ **نصیحت یازدہم** تکبر آدمی کو ذلیل اور بےعزت کر دیتا ہے۔
جو کچھ اپنے لئے ناپسند کرتا ہے دوسرے کیلئے مت ناپسند کر۔ جو فطری طور پر برا ہے اس سے نیکی کی امید مت رکھ۔
بیوقوف کو تعریف اچھی لگتی ہے۔ بچونکی بیجا تعریف کرنا انکو گمراہ کرنا ہے۔ ایسا نہیں کہ جو خوبصورت ہے وہ خوب
سیرت بھی ہے۔ جسکو خوشامد پسند آئی وہ خود کو کھو گیا۔ لالچ برا ہے۔ زیادہ منافع کی طلب میں اصل پونجی بھی چلی
جاتی ہے۔ **نصیحت دوازدہم** ذوالنون مصریؒ سے لوگوں نے پوچھا کہ عبادت کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہر حال
میں خود کو اس کا بندہ سمجھ۔ کیونکہ وہ ہر حال میں تیرا مالک ہے۔ اس خدا کی قسم کہ جسکی آقائی میں کوئی عیب نہیں ہے،
چاہیئے کہ اسکی بندگی اور اطاعت میں ہم جیسے لوگوں سے بھی کوئی کوتاہی نہ ہو۔ **نصیحت سیزدہم** جسوقت دو کام
ایسے جو باہم ایک دوسرے کے ضد ہیں۔ اچانک تجھے درپیش ہیں۔ اور تو نہیں جانتا ہیکہ ان دو میں سے کون صحیح
اور درست ہے جسے کرے۔ اور کسکو چھوڑ بیکہ وہ غلط اور جھوٹا ہے۔ ایسی صورت میں دیکھ کہ ان دو کاموں میں
سے کون سا کام تیری خواہش نفسانی سے زیادہ قریب ہے۔ اسکی مخالفت کر اور عمل میں مت لا۔ اسلئے صحیح اور
درست آدمی کی خواہش نفسانی کے خلاف کرنے میں ہے۔ **نصیحت چہاردہم** جو شخص کڑوی بات کہنے والا۔
منہ بگاڑنے والا۔ اور بری عادت والا ہوتا ہے۔ تمام لوگ اسکو دشمن سمجھتے ہیں جو شخص جھوٹ نہیں بولتا ہے
وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے اور لوگوں کو تکلیف نہیں پہونچاتا ہے تمام لوگ اسکو دوست رکھتے ہیں۔
نصیحت پانزدہم چار چیز بزرگی کی دلیل ہے۔ علم کو عزیز رکھنا۔ اور برے کو نیکی سے نپٹنا۔ اور غصہ کو ضبط کرنا
اور درستی کیساتھ جواب دینا۔ **نصیحت شانزدہم** عقلمند ترین وہ شخص ہے جو زمانہ کی ناموافقت سے عاجز
نہ ہو۔ اور بلند ہمت وہ شخص ہے جو دنیا کی نعمت کے بدلے آخرت کی نعمت قبول کرے۔ اور بیوقوف وہ شخص
ہیکہ تواضع کرے ایسے شخص کیساتھ جو اسکی تواضع کو خراب کر دیتا ہے۔ اور ایسے شخص کی قربت مت ڈھونڈ جو
تجھسے بیزار رہتا ہے۔ **نصیحت ہیبدہم** حکیم سقراط کہتا ہیکہ جو بدن فاسد مادوں سے پاک نہیں ہے۔ تو جو بھی
غذا اسکو دیتا ہے مرض کے مادہ کی زیادتی کا سبب ہوتا ہے۔ اور یہ ایک راز ہے اس لئے کہ اگر نفس ناطقہ میرے
اخلاق سے پاک نہیں ہوتی ہے۔ مختلف فنون کی تعلیم اس کیلئے فتنہ و فساد کی زیادتی کا سبب ہوتی ہے۔
نصیحت نوزدہم ہندوستان کے حکیموں نے کہا ہیکہ دوستی چار درجے رکھتی ہے۔ **درجہ اول**:۔ وہ ہے جو کہ
دوست کے گھر جاتی ہے اور دوست کو اپنے گھر لاتی ہے۔ جب وہ مرتبہ ملجاتا ہے تو چوتھائی دوستی حاصل ہو جاتی ہے

درجہ دوم:۔ وہ ہے جو کہ دوست کے گھر پر کچھ کھاتی ہے اور دوست کو اپنے گھر پر کچھ کھلاتی ہے۔ جب اس مقام پر پہونچتی ہے آدھی دوستی حاصل ہو جاتی ہے۔ **درجہ سوم**:۔ وہ ہے جو دوست کو کچھ عطا کرتی ہے اور اگر دوست کچھ عطا کرتا ہے لے لیتی ہے جب اس مرتبہ کو پہونچتی ہے تو تین چوتھائی دوستی حاصل ہو جاتی ہے۔ **درجہ چہارم** وہ ہے جو اپنے دل کے راز سے دوست کو آگاہ کرتی ہے اور دوست کو بھی چاہیئے کہ اپنے دلی رازوں سے اسکو مطلع کرے اور جب اس رتبہ کو پہونچتی ہے پوری دوستی حاصل ہو جاتی ہے اور دوستی کا مرتبہ اس سے بلند تر نہیں ہے۔

سوال وجواب س:۔ خدائے تعالیٰ سے کیا مانگنا چاہیئے۔ ج:۔ دونوں جہاں کی خیر و عافیت۔ س:۔ زندگی کیسے بسر کرنی چاہیئے؟ ج:۔ خوش رکھنے اور کم تکلیف دینے کیساتھ۔ س:۔ عمر کس کام میں صرف کرنی چاہیئے ج:۔ علم کے حاصل کرنے میں۔ س:۔ علم کیا نتیجہ بر آمد کرتا ہے؟ ج:۔ علم کا پڑھنیوالا اگر چھوٹا ہوتا ہے تو بڑا بن جاتا ہے اور اگر فقیر ہوتا ہے تو مالدار ہو جاتا ہے۔ س:۔ عزت کس چیز سے بڑھتی ہے؟ ج:۔ کم بولنے سے۔ س:۔ نیک بخت کسوجہ سے پہچانا جاتا ہے؟ ج:۔ تین وجہ سے ایک علم کی طلب، دوسرے سخاوت، تیسرے ہنس مکھ رہنا۔ س:۔ نیک ترین کونسے کام ہیں؟ ج:۔ عالموں اور حکیموں کی مجلس میں بیٹھنا اور ان لوگوں کی صحبت سے نفع اٹھانا۔ س:۔ آدمی کو جان سے زیادہ کیا عزیز ہے؟ ج:۔ دیندار کو دین اور بیدین کو پیسے۔ س:۔ دوست کیسے پہچانا جاتا ہے؟ ج:۔ ضرورت کیوقت دوست اور دشمن کو معلوم کیا جا سکتا ہے۔ س:۔ وہ کون آدمی ہے جو سینکڑوں عیب رکھتا ہے لیکن لوگ اسپر عیب نہیں رکھتے ہیں؟ ج:۔ سخی آدمی۔ س:۔ وہ کونسی چیز ہے جو زندگی سے بہتر ہے اور موت سے بدتر ہے؟ ج:۔ نیکنامی زندگی سے بہتر ہے اور بدنامی موت سے بدتر ہے۔ س:۔ کس چیز میں جسم کی صحت ہے؟ ج:۔ بچی اشتہا کیساتھ کھانا کھانا اور ابھی تھوڑی اشتہا باقی ہو ہاتھ کھانے سے کھینچ لینا۔ س:۔ انسان کس عمل سے دلوں کا محبوب بنتا ہے؟ ج:۔ لوگوں کیساتھ درست معاملہ کرنے اور ہمیشہ ہنس مکھ رہنے کی وجہ سے۔ س:۔ کم آزاری کیسے حاصل ہوتی ہے؟ ج:۔ خود کو تمام جاندار چیزوں سے کمتر اور بدتر جاننے سے۔ س:۔ یہ خوبی کیسے حاصل ہوتی ہے؟ ج:۔ عالموں اور حکیموں کی صحبت سے۔ س:۔ نافرمان لڑکا کیسا ہوتا ہے؟ ج:۔ جیسے کہ چھٹی انگلی اگر کاٹیں تو تکلیف ہو اور چھوڑ دیں تو عیب ہو۔ س:۔ مالدار کیلئے کونسا عمل بہتر ہے؟ ج:۔ غریبوں کو کھلانا، اور مہمانوں کی خاطر اور تواضع کرنا۔ س:۔ سچے دوست کی کیا پہچان ہے۔ ج:۔ وہ ہے جو نیکی میں تیری مدد کرے اور برائی سے تجھکو روکنے والا ہے۔